لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين — القرآن الحكيم

الهلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنیٰ بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت :
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ١٦ — کلکتہ : چہار شنبہ ١٥ جمادی الاولی ١٣٣١ ہجری — جلد ٢

Calcutta: Wednesday, April 23, 1913.

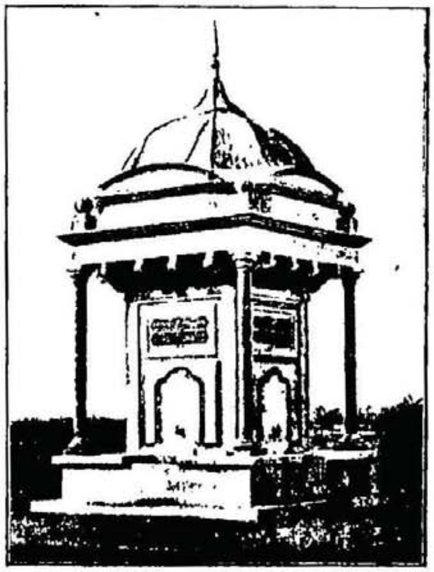

و تلك الايام نداولها بين الناس

(٣ ، ١٣٢)

— * —

سلطان سليم ملك ثاني (رح)

باني جامع سليم رابع ادرنه

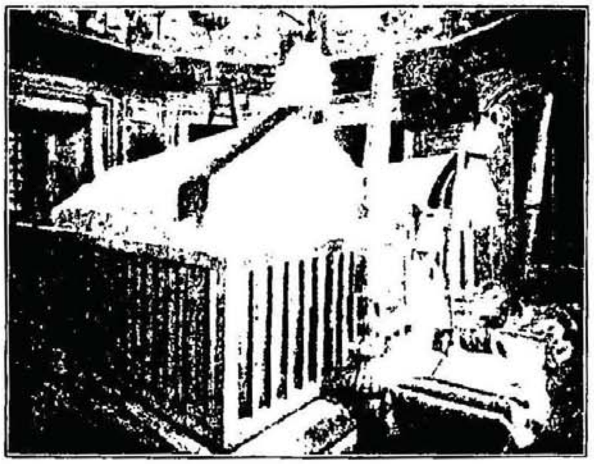

مقبرة سلطان سليم (ح)

واقع ادرنه

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين
القرآن الحكيم

الهلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقـام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

عنوان للتلغراف
« الہـلال »

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

AL-HILAL
Proprietor & Chief Editor:
Abul Kalam Azad.
7-1 McLeod street.
CALCUTTA.

Telegraphic Address.
"AL-HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.
Half-yearly " " 4-12.

نمبر ۱٦
کلکتہ: چہـار شنبـہ ۱۵ جمادی الاولی ۱۳۳۱ ہجری
Calcutta Wednesday, April 23, 1913.
جلد ۲

فہرس

— * —

شـــذرات ۲
مقـــالۂ افتتـــاحیہ
البـــلاغ ۳
مقـــالات
صفحہ ب تاریخ العرب ۷
معاصرۂ بیت المقدس
مذاکـــرۂ علمیـــہ
انتقـــاد
ردہ دی ترکس ان ٹریپولی ۱۰
کارزار طرابلس
محاربات طرابلس
باب المراسلۃ و المناظرہ
الاخـــلاق
مراســـلات
قسطنطنیہ کی چٹھی ۱٦
مجلس خدام کعبہ ''
فہرست زراعۂ دولۃ علیہ

تصـــاویر

— * —

جامع سلیـــم ادرنہ کا حوض (ٹائٹل پیج)
جامع سلیـــم کا ایک داخلی منظر (صفحہ خاص)
جامع سلیـــم کا منبـــر ۳
کبش (ایک رومی آلۂ محاصرہ) ۷

تلغـــراف خصـــوصی

— * —

(قسطنطنیہ ۲۲ - اپریل) ۱۹ تاریخ کو ہماری وزارت کا ایک جلسہ ہوا ' جسمیں تمام اتحادی شریک تھے - ۲۳ - راؤں سے برخلاف ۱۲ - کے قرار پایا کہ " عربی زبان " کے مسئلے کو اہل عرب کی دیرینہ خواہش کے مطابق منظور کرلیا جاے - نیز یہ کہ

بیروت ' دمشق ' اور مکۂ معظمہ میں بہت جلد سرکاری یونیورسٹیاں قائم کی جائیں - آپنے اپنے خطوط میں اسکی خواہش کی تھی پس یہ خوشخبری برادران اسلام کو پہنچا دیجیے - خدا ترکوں اور عربوں کے اتحاد سے نئے دور اسلامی کا افتتاح کرے -

مصباح

شذرات

—:○*○:—

شمس العلمـــا مولانا شبلی نعمانی

اور مسئلـــۂ " النـــدوہ "

— * —

(مسلم گزٹ) لکھنو میں منشی اعجاز علی کاکوروی برادر منشی احتشام علی صاحب ' اور منشی اسحاق علی کا کوروی ایڈیٹر الناظر کی دو تحریریں نکلی ہیں ' جنمیں رسالہ الندوہ کے موجودہ ایڈیٹر مولوی عبد الکریم صاحب مدرس دارالعلوم کے ایک مضمون " جہاد " کی نسبت بعض واقعات و حالات درج کیے ہیں -

مجھکو سب سے پہلے اس واقعہ کی نسبت خود مولانا شبلی نے الہ اباد سے ایک خط میں صرف اسقدر لکھا تھا کہ " الندوہ میں ایک سخت مضمون جہاد کے متعلق نکلا ہے جو ندوہ کے مقاصد کے خلاف ہے "

اس سے زیادہ اسمیں کچھہ نہ تھا اور یہ شاید چار پانچ مہینے کی بات ہے -

میں نے اسکے بعد ایک دو مرتبہ الندوہ کے پرچے دفتر میں تلاش کراے مگر معلوم ہوا کہ یا تو وہ پرچہ نہیں آیا ' اور آیا تو اب نہیں ملتا -

اسکے بہت عرصے کے بعد لکھنو سے ایک صاحب کی مراسلت آئی جس میں اس مضمون کی تائید تھی ' میں نے انکو خود اس مضمون کا خط لکھا تھا کہ " جہاد کی نسبت میرا جو

اعتقاد ہے وہ واضح ہے - میں اسکو اصل اصول اسلامي اور بنیاد حیات شریعت سمجھتا ہوں - رہا وہ مضمون - اور ندوہ کے معاملات ' تو جب تک وہ پرچہ دیکھہ نہ لوں ' کچھہ نہیں کہہ سکتا - آپ وہ پرچہ بھیجدیں - "

مگر میرے پاس پرچہ نہیں آیا ' اور پھر مجھے اسکا خیال بھي نہیں رہا -

پچھلے دنوں لکھنو میں مولانا سے ملاقات ہوئي تو یہ ذکر نکلا - اس وقت بجاے واقعہ کے تفصیلي حالات کے ' اصل موضوع پر کچھہ گفتگو شروع ہوگئي ' اور ایک بخاري عالم وارد لکھنو آگئے - انسے میر زاہد کا تذکرہ شروع ہوگیا ' پھر مولانا کرامت حسین صاحب آگئے - اور باتیں ہونے لگیں ' اور اس طرح وہ بات درمیان ہي میں رہگئي -

میں اس وقت سونچتا ہوں تو اس واقعہ کي نسبت میري معلومات ابتدا سے صرف اتني ہي رہي ہے ' اور اسي غرض سے میں نے یہ تفصیل لکھي -

ان دو مضمونوں سے معلوم ہوتا ہے کہ " جب یہ مضمون نکلا تو مولانا نے مقامي پانچ ممبروں کو جمع کیا اور انہیں دھمکي دي کہ اگر اس مضمون کے لکھنے والے کو سزا نہ دوگے ' تو میں ہز آنر سے تمہاري شکایت کرونگا - پھر رزلیوشن کے لفظ میں اپني جانب سے بعض الفاظ بڑھا دیے ' اور اس کمیٹي نے ڈپٹي کمشنر صاحب کو لکھا کہ آپ جو سزا تجویز فرمالیں اسکے نافذ کردینے کیلیے ہم طیار ہیں -

پھر انتظامي جلسہ ہوا ' اور پہلي کار روائي کالعدم قرار دالي - اسپر ہز آنر کي چٹھي پہنچي ' اور اب چھہ ماہ ملازمت ندوہ سے معطل کر دینے کي وہاں سے سزا تجویز ہوئي ہے "

اگر یہ واقعي سچ ہے تو اسمیں کوئي شک نہیں کہ ہمارے اعتقاد میں مولانا نے اور ان ممبروں نے نہایت سخت کمزوري دکھلائي - یہ سچ ہے کہ ندوہ کي حالت خاص طرح کي ہوگئي ہے - وہ برسوں ایک باغي جماعت سمجھي گئي ' اور اسکے کام کرنے والوں کو حیدر آباد بھاگنا پڑا یا مکہ معظمہ کے طرف ہجرت کرني پڑي - یہ بھي ضرور ہے کہ مولانا جب ندوہ میں آے اور برسوں سعي و کوشش کي تو خدا خدا کرکے گورنمنٹ کا خیال بدلا ' اور اب اسکي زندگی اسکي بخشي ہوئي زمین ' اور اسکے مقرر کیے ہوے عطیے پر ہے - لیکن با ایں ہمہ ان واقعات سے صرف یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اس مضمون کا الندوے میں نکلنا جو ندوے کا آرگن اور ایک محض تعلیمي جماعت کي آواز ہے ' نا موزوں تھا ' لیکن جب نکل گیا ' اور ایک غلطی جو ہوني تھي ہوگئي ' تو اب اسپر اسقدر گھبرانے کي کوئي بات نہ تھي کہ ان واقعات تک معاملے کو پہنچا یا جاے -

ان مضامین میں ظاہر کیا گیا ہے کہ اس جلسے میں مولانا عبد الباري ' مولانا عبد الحي ' منشي احتشام علي ' اور مسٹر ظہور احمد بھي شریک تھے - معلوم نہیں ان صاحبوں نے کیا خیالات ظاہر کیے ؟ لیکن اگر یہ سچ ہے کہ اس کمیٹي نے گورنمنٹ کو فیصلہ کرنے کي دعوت دي تو مولانا عبد الباري سے مجھے نہایت تعجب ہے جنھوں نے ویسراے کو اسقدر غضب آلود تار دیا تھا ' اور اسپر میں نے بھي اظہار مسرت کا ایک تار انکي خدمت میں بھیجا تھا ' نیز مولوي عبد الحي صاحب سے ' جو سید صاحب بریلوي کے خاندان سے ہیں ' جنھوں نے سکھوں کے مقابلے میں جہاد کیا تھا - پھر منشي احتشام علي سے ' جو لکھنو کے شیعہ سني کے فتنے میں اسقدر قوم کا ساتھہ دیچکے ہیں کہ انکے لیے ایک نئي کربلا وقف کردي ' اور ہمیشہ " جھنڈے " کے مسئلے میں بمقابلہ گورنمنٹ اپني جماعت کي سرپرستي فرماتے رہے - گو بد قسمتي سے اب عشرۂ محرم میں انہیں شہر سے باہر چلا جانا پڑا ہے -

لیکن میں راے قائم کرنے میں جلدي نہیں کرسکتا - ایک بزرگ جسکے اخلاص ' آزادي خیال ' غیرت اسلامي ' اور جوش ملي کا مجھے بدیہیات جیسا یقین ہے ' اور اسکي ایک نہیں ' بلکہ بیسیوں شہادتیں میرے سامنے ہیں ' جبتک صحیح ذرائع یقین سے حالات معلوم نہو جالیں ' یقیناً اسکا مستحق ہے کہ فیصلہ کرنے میں جلدي نہ کي جاے -

میں نے اسي خیال سے ایک خط مولانا کیخدمت میں روانہ کیا اور لکھا کہ تمام واقعات اصلي سے اطلاع بخشیے ' لیکن مولوي عبد السلام صاحب کے کارڈ سے معلوم ہوا کہ مولانا سخت علیل ہیں اور خط و کتابت سے مجبور -

مجھکو بڑي ہنسي آئي ' جب میں نے ہز آنر سر جیمس مسٹن بہادر کي اس بارے میں چٹھي پڑھي - انکے نسبت پرایوٹ سکریٹري لکھتے ہیں کہ " ہز آنر اس بارے میں آپ لوگوں سے اتفاق کرتے ہیں کہ ہندوستان میں جہاد کے وعظ کي ضرورت نہیں ' خواہ وہ دفاعي ہو یا غیر دفاعي "

لیکن میں ہز آنر کو اطلاع دینا چاہتا ہوں کہ وہ اسلامي جہاد کے وعظ کي ضرورت اور عدم ضرورت کا فیصلہ نہیں کرسکتے - وہ مسلمانوں کے حکمراں ہیں ' لیکن اسلام پر حکمراں نہیں - بہتر ہے کہ اس مسئلہ کے فیصلے کو ہم ہی پر چھوڑ دیں -

---

ہفتہ جنگ

اس ہفتہ میں حلفاء بلقان کے باہمي تعلقات بگڑتے بگڑتے علانیہ جنگ و جدال اور کشت و خوں ریزي تک پہنچ گئے ' اور ایسا ہونا نا گزیر تھا -

مقدونیا میں سرویِ ' بلغاریوں کے ساتھہ بري طرح پیش آرہے ہیں - بلغاري پارلیمنٹ میں وزیر اعظم نے اعلان کیا کہ اسکي اطلاع سروي حکومت کو دیدي گئي ہے -

ریوٹر کو اطلاع ملي ہے کہ کومانو اور انگوي پلینیکا کے درمیان ایک بلغاري جتھے نے سروي سفر مینا پر حملہ کیا ' جسمیں آٹھہ سروي کام آئے - اس ہفتہ میں کوئي معرکہ نہیں ہوا - التواء جنگ کي بابت تحریري معاہدے کي خبر غلط تھي - ہم نے پچھلي اشاعت میں اسکے تسلیم کرلینے سے انکار کیا تھا - دوسرے ہي دن خود ریوٹر نے اسکا اعتراف کرلیا - صرف زباني طے ہوا ہے کہ ۲۳ - ماہ حال تک جنگ ملتوي رہیگي اور اگر ضرورت ہوئي تو اسمیں اضافہ بھی ہوسکیگا -

حکومت جبل اسود نے اپنے تمام وکلا کو اطلاع دیدي ہے کہ سقوطري کے معاوضے میں مالي معاوضہ منظور نہیں کر سکتي ' کیونکہ اس سے اہل جبل کے شاندار عزت (؟) پر حرف آتا ہے ' مگر با ایں ہمہ دول نے اصولي طور پر منظور کرلیا ہے کہ جبل اسود کو ایک رقم بطور قرض دي جائے ' جسکي تعداد تیس ہزار فرانک ہو ' اور جسمیں تمام دول یورپ شریک ہوں - تفصیل ابھي غیر معلوم ہے -

کہا جاتا ہے کہ حلفاء بلقان نے دول کي مداخلت کو اس شرط پر منظور کرلیا ہے کہ انکو جزائر و خبیل (ایجین سي) کے متعلق مباحثے کا اختیار رہے گا - اطالیا کے نیم سرکاري اخبار (ٹریبیونا) کا بیان ہے کہ یونان کے ساتھہ جزائر لیمنس ' ساس ' چائس ' متیلین ' اور کوس کے الحاق پر اطالیا اعتراض کریگي -

ایڈریا نوپل کا حملہ ' بلغاریا اور سرویا کي قوت کا آخري اور انتہائي ظہور تھا - بلغاریا تو اس سے پہلے ہي ختم ہوچکي تھي - البتہ سرویا نے ملکر اس حملے کو تقویت دي - اب تمام وقائع نگار اور یورپین پریس بلغاریوں اور سرویوں کي قوت کے خاتمے کا باصرار اقرار کرتے ہیں -

البــــلاغ

— * —

اقتـــرب للنـــاس حسا بهـــم وهـــم في غفلـــة معـــرضون !

لوگوں کے نتائج اعمال کا وقت قریب آ لگا ' لیکن ابھی بھی وہ غفلت میں سرشار اور اللہ کے طرف سے منھہ موڑے ہوے ہیں ! !

— * —

استجیبـــوا لـــربکـم من قبـــل ان یـــاتی یـــوم لا مـــرد لـــه من الله ' مالکـم من ملجا یومئذ و مـــالکـــم من نکیـــر - فان اعـــرضـــوا ' فمـــا ارسلنـــاك علیهم حفیظا - ان علیك الا البـــلاغ (۴۲ : ۴۶)

اے غافل لوگو! اُس فیصلہ کن دن کے آنے سے پہلے اپنے خدا کا کہا مان لو' جو اُس کے طرف سے اعمال بد کے نتائج میں آنے والا ہے ' اور اُسکا ٹلنا ممکن نہیں - اُس دن نہ تو تمھارے لیے کہیں پناہ ہوگي ' اور نہ تم اپنے اعمال بد سے انکار ھي کرسکوگے !!

اگر اسطرح سمجھا دینے پر بھي یہ لوگ روگرداني کریں تو (اے پیغمبر) ہم نے کچھہ تم کو اُن پر داروغہ بنا کر تو بھیجا نہیں ' تمھارے ذمے تو بس حکم الہي کا پہنچا دینا ھي ہے - ماننا یا نہ ماننا سننے والوں کا کام ہے -

— * —

ایڈریا نوپل جو حلفاء بلقان کي راہ کامیابي میں بظـاھر آخري مانع کامیابي تھا ' بالاخر مسخر ہوگیا ' مع (جامع سلیم) کي مقدس محرابوں کے ' جنھوں نے دو صدیوں سے اپنے نیچے صرف سجدہ ھاے نیاز ' اور زمزمہ ھاے توحید و تـکبیر ھي کو دیکھا تھا ' اور مع اُن بلند اور عظیم الہیئة مناروں کے ' جن پر آج تک روزانہ اعلان و شہادت توحید کي ایک صدا بھي قضا نہ ہوئي تھي - وہ فتح ہوگیا ' حالانکہ ہمارے جوش و بیداري کا لشکر عظیم ابتـک غفلت و سرشاري کے قلعہ میں محصور ہے اور عبرت اور تنبیہ کے پیہم ہجوم ابتـک اُسے مسخر نہیں کرسکے !! فیا حسرتا ! ویا ویلتا ! و یا ندما !!

لمثل هذا یذوب القلب من کمد
ان کان في القلب اسلام و ایمان !

میں سفر میں تھا جب میں نے اول بار یہ خبر سني - میں نے دیکھا کہ اس خبر کي تصدیق کے بعد بھي دنیا ویسي ھي تھی ' جیسي اس سے پہلے - میں نے دیکھا کہ ہم اپنے کاروبار میں مصروف ' اور اپني احتیاجات میں بدستور منہمک ھیں - وقت پر کھانا کھاتے ھیں اور وقت پر آرام دہ نیند کے انتظار میں بستروں کو تلاش کرتے ھیں - زندگي کي مصروفیتوں میں کوئي تغیر نہیں ہوا ' اور اپنے اندر بھي دیکھا تو حالت ویسي ھي پائي ' جیسي کہ کل تـک تھي - حالانکہ ہم میں سے کوئي بھي اس خبر کے سننے کیلیے طیار نہ تھا -

میں نے سونچا کہ کیا کسي دن اسي طرح قسطنطنیہ کے مسخر ہوجانے کي خبر آ جائیگي ؟ قسطنطنیہ کیا شے ہے ؟ میں نے سونچا کہ کیا ایک دن ہماري آخري متاع عزت یعنے بیت جلیل خلیل اللہ اور مسجد مطہر رسول اللہ پر بھي ملاعنۂ صلیب کے حملہ آور ہوجانے کي خبر آجائیگي ' اور ہم اسي طرح اپني وفتار مدہوشي میں آگے بڑھجائیں گے ؟ فما ذا جری علی المسلمین ؟ و من لذي دفع بهم من علئین الی اسفل سافلین ؟

و لقـــد اخذنـــاهم با لعذاب ' فماستکانوا لربهـــم و مایتضرعون ! ( )

اور ہم نے ان لوگوں کو عذاب میں گرفتار کردیا پھر انکو کیا ہوگیا ہے کہ اب بھي اپنے خدا کے آگے نہیں جھکتے ' اور اپني غفلت پر نہیں روتے ؟

جامع سلیـــم (ادرنہ) کا محـــراب و منبـــر

دنیا میں قوموں کیلیے بڑے بڑے کام ھیں - بہت سي ھیں جنکو اپنے ایوان حکومت اور تخت جلال کي آرایش کرني ہے - بہت سي ھیں ' جنکو اپنے عظیم الشان متمدن شہروں ' اور اپني عالمگیر تجارت کي حفاظت مقصود ہے - بعض اپني قومي دولت و ثروت کے بڑھانے کي فکر میں ھیں ' اور بعض خدا کي زمینوں پر قبضہ کرنے کے انتظام میں ' لیکن غور کرو کہ اب ہمارے لیے دنیا میں کیا کام باقي رھگیا ہے ؟ حکومتیں باقي نہیں رھیں کہ انکے دبدبۂ و سطوت کا نقارہ بجالیں ' دولت و ثروت کب کي جا چکي ہے ' اور جو رھچکي ہے ' وہ بھي برف آتش زدہ ہے - نئي زمینوں پر قبضہ کرنے کي فکر کیا کریں کہ جو چند گوشے اپنے ایام ذلت و نکبت بسر کرنے کیلیے باقي رھگئے تھے ' انکے لایق بھي نہ نکلے - تہذیب و تمدن کي جگہ وحشت و جہالت ہمارا مایۂ انسانیة سمجھا جاتا ہے ' اور دنیا کي قوموں کي فہرست میں ہمارے نام کے ساتھہ " وحشي " اور " نا قابل حیات زندگي " کے القاب لکھے جاتے ھیں " کیونکہ اللہ کي زمین پر رھنے کے اب قابل نہیں رہے - ہم سے زمینیں چھین لیني چاھیئں ' اور جسقدر جلد ممکن ہو ' ہمارے بار ذلت سے دنیا کو پاک کردینا چاھیے - ہماري تیرہ سو برس کي تاریخ کے بعد ' آجکل کي سرگذشت حیات صرف اتني ھي باقي رھگئي ہے ! فیا العار ! و یا للاسف !! و آہ ! آہ ثم آہ !!

گلگونـــۂ عارض ہے نہ ہے رنـــگ حنـــا تو !
اے خـــوں شـــدہ دل تو تو کسي کام نـــہ آیا !

ہماري تمام متاع اقبال لٹ چکي ہے - ایوان حکومت کھنڈ رہے ھیں ' اور تخت شاھي اُلٹ گئے ھیں - اب ہمارے پاس کچھہ باقي رھگیا ہے ' تو بس یہي چند مسجدوں کي محرابیں ھیں ' اور چند عبادت گاھوں کے صحن ' اور یا پھر وہ گنبد سبز ' جسکے نیچے دنیا کا سب سے بڑا انسان سو رہا ہے !

لیکن آج ایڈریا نوپل کي جامع سلیم کے صحن میں بلغاریوں کے بوٹوں کي گرد اڑ رھي ہے ' کون کہہ سکتا ہے کہ کل اور کیا کچھہ نہوگا ؟

پھر اے وہ لوگو کہ اپنے ایوان حکومت کي حفاظت نہ کرسکے ' کیا آج خدا کی عبادت گاھوں کي محرابوں اور اُسکي صداے توحید بلند کرنے کے مناروں کي بھي حفاظت نہ کرسکو گے ؟؟

* * *

غفلت سرشت انسان کا قاعدہ ہے کہ بہت سي مصیبتیں اسکے لیے اسقدر جگر دوز اور زہرہ گداز ہوتي ہیں کہ انکا تصور بھي کرتا ہے تو کانپ اٹھتا ہے - لیکن پھر جب وقت آجاتا ہے ' اور وہ مصیبت سر پر آکر کھڑي ہوجاتي ہے ' تو کچھہ دیر متعجب رھکر ' کچھہ دیر رو دھو کر ' اور کچھہ دیر ماتم و فغاں سنجي کرکے آگے بڑھجاتا ہے ' اور جس وقت کے تصور سے لرز جاتا تھا ' اسکو اسطرح جھیل جاتا ہے ' گویا کوئي واقعہ ہوا ھي نہ تھا !

ایک مدت سے ہم عالم اسلامي کے آخري مصائب کے تصور سے کانپ رہے ہیں - " آخري وقت " اور " فیصلہ کن وقت " ہماري زبانوں پر ہے - ہم اُس وقت کا ذکر کرتے تھے ' جب اعداے اسلام ہمارے نیست و نابود کردینے کیلیے اکٹھا ہو جالیں گے - ہم اُس مصیبت کبری کے خیال سے لرز اٹھتے تھے ' جب دشمن قسطنطنیہ کے دروازوں پر آپہنچیں گے - ہم غافلوں کو ڈراتے تھے کہ ہشیار ہوں کیونکہ ایک وقت آنے والا ہے ' جب آخري فیصلے کي گھڑي سر پر آجالیگي - ہم سوتوں کو جگاتے تھے کہ اٹھہ کھڑے ہوں ' کیونکہ وہ " فزع اکبر " اور " طامۃ الکبری " کا وقت کبھي نہ کبھي آنے والا ہے ' جبکہ فنا و بقا ' اور موت و حیات کا فیصلۂ آخري ہوجالیگا -

پھر اگر آنکھیں کھولکر دیکھو تو اُس وقت موعودہ ' اور مصیبت منتظرہ کا دن تو آگیا ' اور اگر اسکي آخري ساعات نہیں آئي ہیں ' تو اسکو بھي دور نہ سمجھو - لیکن کیا اپني غفلت پیشگي کي عام عادت کي طرح ' اس بارے میں بھي ہمارا ویسا ھي حال ہوگا ' جیسا کہ ہر آنے والي مصیبت کے آجانے کے بعد ہوا کرتا ہے ؟ کیا ہم اِسے بھي جھیل جائیں گے ؟ کیا چند آنسوؤں کي ریزش ' اور چند آہونکي کشش سے زیادہ اور کچھہ نہوگا ؟ اور کیا پاني سر سے گذر جالیگا اور ہمارے ہاتھوں کو حرکت نہوگي ؟

خاک بدھنم ' تھوڑي دیر کے لیے فرض کرلو کہ وہ سب کچھہ ہوگیا ' جسکے ہونے میں اب کچھہ دیر نہیں ہے - چشم تصور سے کام لو کہ جس آخري ساعت کے تصور سے ڈرتے تھے اور ڈراتے تھے ' وہ مع اپني آخري ہلاکتوں اور بربادیوں کے آگئي - انگلستان نے عرب و عراق اور حجاز و حرمین کي ریاست کي دیرینہ آرزو پوري کرلي - شام پر فرانس نے قبضہ کرلیا ' بقیہ ایشیا جرمني کے زیر علم آگیا - قسطنطنیہ اور دردانیال کا بھي وہ حشر ہوگیا ' جو مسئلۂ مشرقي کے انفصال کے وقت سب سے پہلے ہوکر رھیگا ' اور اپني موت کي آخري خبر بھي ہم نے موجودہ جنگ کي خبروں کي طرح ریوٹر کي زباني سن لي ' تو پھر بتلاؤ کہ اُس وقت اسکے سوا اور کیا ہوگا ' جو کچھہ کہ اِس وقت ہو رہا ہے ؟ کیا در و دیوار سے سر ٹکراؤ گے ؟ کیا آبادیوں کو چھوڑ کر جنگلوں اور صحراؤں میں چلے جاؤ گے ؟ کیا گنگا اور جمنا کي سطح تم کو اپني آغوش میں لیکر بچا لیگي ؟ یا بحر عرب کي موجوں میں تمھیں پناہ مل جالگي ؟

اگر ایسا نہوگا تو پھر کیا دنیا میں کوئي انقلاب عظیم ہوجالگا ؟ کیا آفتاب اپنے مرکز حرکت کو چھوڑدیگا ؟ کیا زمین حرکت سے معطل ہو جالگي ؟ کیا ستارے آپس میں ٹکرا جالیں گے ؟

اگر یہ بھي نہوگا تو کیا ہم رات کا سونا اور دن کا کار و بار چھوڑدیں گے ؟ کیا کھانا پینا بالکل بند کردینگے ؟ اور کیا ہمکو زندگي کي احتیاج باقي نہیں رھیگي ؟

حالانکہ ہم کو دنیا کے اندر تبدیلي پیدا ہونے کي خواہش کا کیا حق ہے ' جب ہم خود اپنے اندر کوائي تبدیلي پیدا نہیں کر سکتے ؟

* * *

دنیا اس طرح کبھي نہیں بدلي ہے ' اور وہ ہماري امیدوں اور ولولوں کي تابع نہیں - ایران نے بابل کو مسمار کردیا مگر آفتاب اُسي وقت طارع ہوا ' جیسا کہ روز ہوتا تھا - سکندر نے ایران میں آگ لگادي ' مگر انسان نے اپنے گھروں کو ' اور صحرا کي چڑیوں نے اپنے آشیانوں کو نہیں چھوڑا - بابل و نینوا کے عظیم الشان تمدن برباد ہوگئے ' مگر انکي بربادي کے ماتم میں شاید کائنات کے ایک ذرے نے بھي زحمت نہ اٹھالي - یونان اور روما الکبری کے طلائي مندروں اور سنگي دار العلوموں کي دیواریں سرنگوں تھیں ' اور اسکندریہ کے بیت العلم کا چراغ گل ہوگیا تھا ' مگر عرب کے شتر سواروں نے کب اسکي پرواکي ' اور اس انقلاب عظیم نے کب کاروبار عالم کو معطل کیا ؟

اس کائنات ارضي کي گھڑي اپنے کیل پرزوں پر چل رہي ہے ' اور وہ ان حوادث و تغیرات سے بند نہیں ہوسکتي - پس اسکي تبدیلي کي خواہش بے فائدہ ہے - اسمیں نہ کبھي تبدیلي ہوئي ہے ' اور نہ ہماري خاطر اب ہوگي - یہ کوئي تعجب کي بات نہیں - البتہ ایک دنیا خود تمہارے اندر موجود ہے ' سخت تعجب اور حیرت ہے اگر ان حوادث و انقلابات سے خود اسکے اندر کوئي تبدیلي نہوا اور اگر اس وقت نہوگي تو پھر اور کس وقت کا انتظار ہے ؟

ہماري ساري بدبختي اسمیں ہے کہ ہم اپني فتح و شکست کو ایڈریا نوپل کے سامنے ڈھونڈھتے ہیں ' حالانکہ اسکا اصلي میدان تو ہمارے دل کے اندر ہے - و في انفسکم افلا تبصرون ؟ جب تک ہم خود اپنے اندر فتح یاب نہونگے ' اس وقت تک باہر بھي کامیاب نہیں ہو سکتے -

ألعجل العجل ! ألساعۃ الساعۃ !

ہاں ایک وقت آنے والا تھا اور وہ آگیا - ایک یوم الفصل تھا ' جس کا آفتاب طلوع ہوگیا - پراني پیشین گوئیوں میں کہا گیا تھا کہ آفتاب مغرب سے نکلے گا ' اور توبہ کا دروازہ بند ہو جایگا - ہم دیکھہ رہے ہیں کہ آفتاب مغرب سے نکل چکا ہے اور توبہ کا دروازہ (کہ فقط مایۂ امیدواري ما بدبختان عالم بود) روز بروز ہم پر بند ہو رہا ہے -

پس وقت آگیا ھے کہ جس کو اُٹھنا ھے اُٹھے ' جس کو چلنا ھے چلے ' اور جس کو اپنے روٹھے ھوے خدا سے صلح کرلیني ھے کرلے - کیونکہ ساعت آخری ' نتائج سامنے ' مہلت قلیل ' اور فرصت مفقود ھے

فتنبہوا عباد اللہ و قوموا ایہا المسلمون الغافلون ! و جاھدوا في اللہ حق جہادہ ' و لا تکونوا کالذین قالوا سمعنا وھم لا یسمعون ' ان شر الدواب عند اللہ ' الصم البکم الذین لا یعقلون -

جستجوے مقصود و توفیق الہی

موسم گذر رہا ہے - آسمان ہمیشہ مہربان نہیں ہوتا ' اور وقت جاکر پھر واپس نہیں آتا - آج آٹھہ ماہ سے میں دیکھہ رہا ہوں کہ عالم اسلامي میں جو ایک عام حرکت بیداري پیدا ہوگئي ہے ' اور موجودہ مصائب نے بالخصوص مسلمانان ہند کے دلوں پر جو اضطراب طاري کردیا ہے ' وہ ایک اصلي اور حقیقي قوت کار ' اور ایک آخري وسعت عمل ہے ' جس سے اگر کوئي صحیح اور موصل الی المقصود کام نہ لیا گیا ' تو پھر ہمیشہ حسرت و ماتم کے سوا اور کچھہ نہوگا -

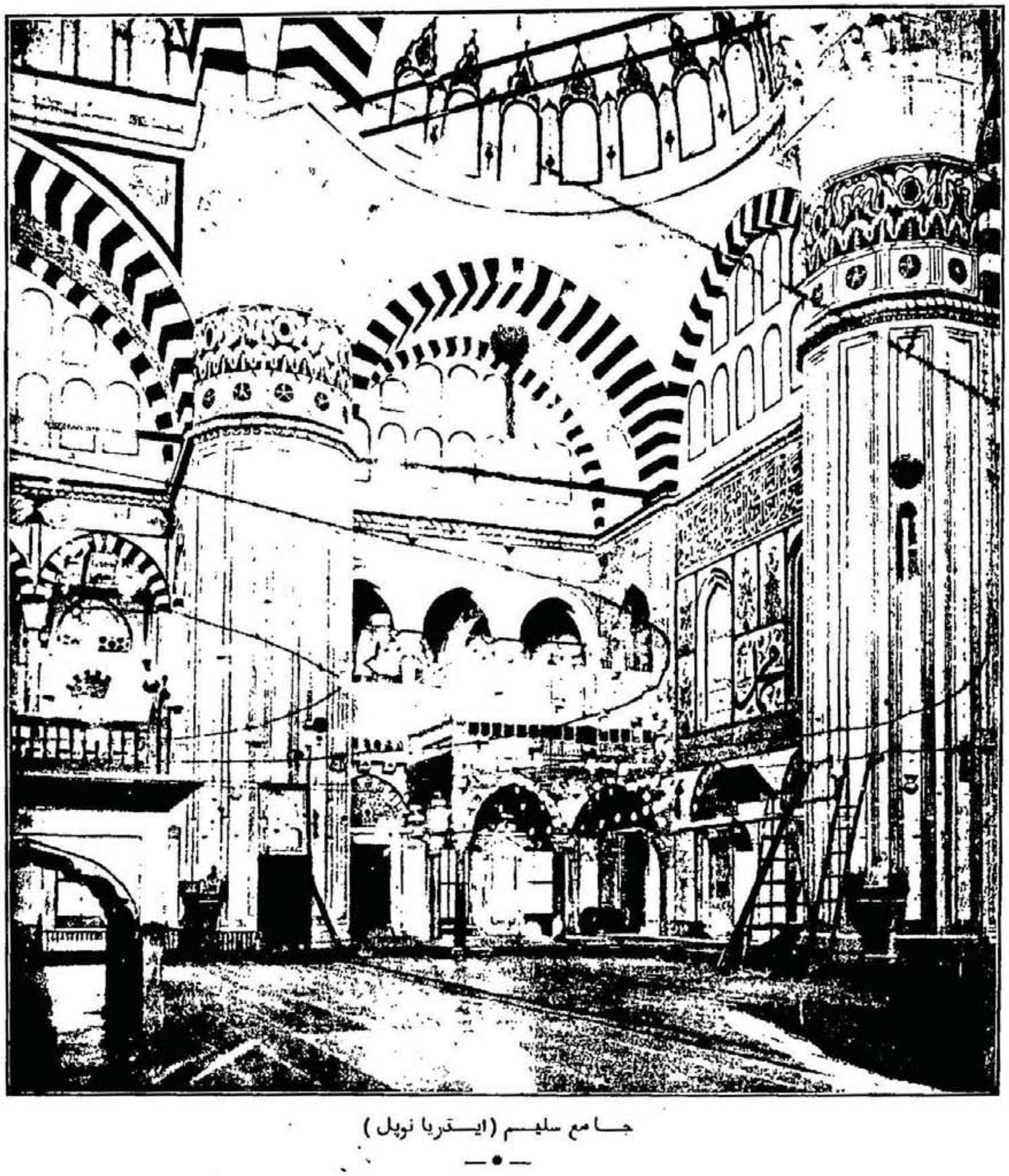

جامع سليم (ايـدريا نوپل)

—•—

جو بقيه يوريين ترکي ميں همارے آخري متاع عزت تهي ' ليکن بالاخر هم سے چهين لي گئي ! !

روپیہ کا فراہم کرنا ، جذبات و عواطف اسلامیہ کو حرکت میں لانا ، مجالس تذکرۂ مصائب ، اور مجامع تحریک و تشویق ، اور اسی طرح کی تمام باتیں ، دراصل ضمنی اور بطور ذرائع و وسائل کے تھیں - پھر اگر ہماری تمام بیداری صرف آلات کی طیاری ہی میں صرف ہوگئی ، اور اصل عمل کی توفیق نہ ملی ، تو یہ ایک بہت بڑی بد بختی ہوگی -

لوگوں کی نظر سطحی اور بالائی چیزوں پر تھی مگر میں حقیقت حال کو سونچ رہا تھا - لوگ متاسف تھے کہ محرابیں خوشنما نہیں ، انہیں بدل ڈالیے ، مگر میں رو رہا تھا کہ بنیاد کھوکھلی ہوگئی ہے ، اُسکی درستگی کی کیا تدبیر ہو؟

اصلی چیز یہ تھی کہ یہ وقت کے مصائب دراصل اُن دائمی اور مستمر اسباب کا نتیجہ تھے ، جو پچھلی دو صدیوں سے عالم اسلامی پر طاری ہیں ، اور جب تک اس سوراخ کو بند نہ کیا جائے ، جہاں سے سیلاب نکلکر بہا ہے ، اُس وقت تک صرف پانی کے ڈول بھر بھر کر پھینکنا ، یا در و دیوار کو مضبوط بنانے کیلیے مصالحہ جمع کرنا ، بالکل لا حاصل ہے -

میں اپنے کاموں سے غافل نہ تھا - (الہلال) میں جو کچھہ لکھہ رہا تھا ، اسکو ایک لمحہ کیلیے بھی اپنی ہمتوں اور عزموں کا اصلی مصرف نہیں سمجھا ، بلکہ ہمیشہ کسی اور مقصود حقیقی کی طرف جانے کیلیے ایک وسیلہ و ذریعہ یقین کیا ، لیکن مشکل یہ تھی کہ طریق عمل کا فیصلہ آسان نہ تھا -

اس عرصے میں کتنی اسکیمیں بنالیں ، اور پھر انکو چاک کیا ، کتنی راہیں سامنے آئیں اور پھر ایک قدم اٹھا کر واپس آ گیا - ہمارا مرض ایک ہی نہیں ہے ، اور ہمارا گھر ہر طرف سے اُجڑا ہوا ہے - ضرورت ایک ایسی راہ عمل کی تھی ، کہ ایک ہی راہ ہو ، کیونکہ ایک وقت میں انسان ایک ہی راہ پر چلسکتا ہے ، لیکن ایسی ہو ، کہ پھر اسکے بعد کسی دوسری راہ کے تلاش کی ضرورت باقی نہ رہے ، اور ہمارے تمام امراض کیلیے ایک نسخۂ وحید ، اور علاج جامع ہو -

آپ یقین کیجیے کہ میں نے بہت سونچا - انسانی دماغ کسی چیز پر جسقدر غور کرسکتا ہے ، شاید میں نے ہمیشہ کیا ، اور متصل اور پیہم کیا ، مگر با ایں ہمہ کسی ایک تجویز اور راہ پر پہنچکر نہ رک سکا - یہاں تک کہ میں تھک گیا ، اور قریب تھا کہ مجھہ پر عالم تحیر و تعطل طاری ہو جاے اور قوت فیصلہ جواب دیدے -

اللــــہ ولي الــــذين امنــــوا

يخرجهـــم من الظلمات الي النــــور

لیکن جب کہ میں تلاش مقصود میں بھٹک رہا تھا ، تو اُس نے ، جس کا ہاتھہ ہمیشہ سرگشتگان حیرانی کا دستگیر ، اور گم گشتگان تحیر کیلیے رہنما و دلیل ہے ، میرا ہاتھہ پکڑ لیا ، اور چہرۂ مقصود کو بے نقاب کردیا - میں نے اُس بجلی کی طرح جو اچانک ظلمت طوفانی میں چمکتی ہے ، اسکو دیکھا ، پر اُس نے بجلی کی طرح مجھسے بے وفائی نہ کی ، اور اپنی روشنی دیکر پھر واپس نہ لی : والذين جاهدوا فينا لنهدينهم سبلنا ، وان الله لمع المحسنين (۲۹ : ۶۹)

اب میری حیرانی ختم ہوگئی ہے - میں ظلمت میں نہیں بلکہ الحمد للہ کہ روشنی میں ہوں ، پس طیار ہوں کہ اُٹھوں ، اور جو راہ اُسنے دکھلائی ہے ، بلا توقف اسکی طرف روانہ ہو جاؤں - وہ ، جو دلوں کو کھولتا ، دماغوں کی رہنمائی کرتا ، آنکھوں کو دکھلاتا ، اور ہاتھوں کو پکڑتا ہے ، ضرور ہے کہ اپنی راہنمائی کا دروازہ اب بھی کھلا رکھے گا ، اور ٹھوکروں اور گمراہیوں سے بچاے گا - وہ ہر اُس دل کے ساتھہ ہے ، جو اسکے ساتھہ ہونا چاہے ، اور ہر اُس بھروسہ کرنے والے کو بچانے والا ہے ، جو اسپر بھروسہ کرے : والله ولي الذين آمنوا يخرجهم من الظلمات الى النور - (۲ : ۲۵۸)

مـــن انصـــاری الـــی اللـــہ ؟ ؟

پھر کوئی ہے جو میرے ساتھہ چلنے کے لیے طیار ہو ؟

وہ آنکھیں کہاں ہیں جو ہمیشہ درد ملت سے خونبار رہتی ہیں ؟ وہ دل کہاں ہیں ، جو حس مصیبت اور فکر مآل سے زخمی ہو رہے ہیں ؟ میں چاہتا ہوں کہ انکو دیکھوں ، اور میں طیار ہوں کہ انکے آگے اپنی تجویز پیش کروں -

جنگ کی نہیں ، سپاہیوں کی ضرورت ہے

یہ ایک سخت غلطی ہے کہ لوگ اپنی مستعدی اور ہمت کو کام کے تعین اور پیش ہونے پر موقوف رکھتے ہیں ، حالانکہ جو چلنے والے ہیں انکے لیے زمین کے تمام گوشے کھلے پڑے ہیں -

پس میرے اعتقاد میں پہلی چیز کاموں کی تلاش نہیں ہے ، بلکہ کام کرنے والوں کی تلاش - دنیا میں کاموں کی کبھی بھی کمی نہیں رہی ہے ، اصلی کمی کام کرنے والوں کی ہے - موجودہ زمانہ اسلام پر ایک ایام جنگ کا دور ہے - ہمارے اندر بھی ، اور ہم سے باہر بھی - دشمنوں کا ہر طرف ہجوم ہے ، اور کوئی گوشہ نہیں جو حملہ آوروں کے اسلحہ کی جھنکار سے خالی ہو - پس جو لوگ اپنے اندر ایک سپاہی کا جوش ، اور ایک جانباز کی ہمت رکھتے ہیں ، انکے لیے میدان کار کی کوئی کمی نہیں ہے - وہ مستعد ہو کر باہر نکلیں ، پھر کونسا گوشۂ اسلامی ہے جو آج اپنے جانبازوں کے ورود کا منتظر نہیں ، اور کونسا میدان ہے ، جہاںسے " اجيبوا داعی الله ! " کی صدائیں نہیں آ رہی ہیں ؟

پس قبل اسکے کہ میں اپنے کاموں کا معرکہ زار دکھلاؤں ، چاہتا ہوں کہ معلوم کروں کہ کتنے سپاہی مستعد پیکار ہیں ، اور کتنے ہیں جو آج اپنے خدا اور اپنی ملت کو اپنی زندگی اور اپنی قوت کا کچھہ حصہ دیسکتے ہیں ؟ میں بہت جلد اپنی تجویزوں کی ایک اسکیم پیش کرونگا ، لیکن پہلے مجھے جواب دیجیے کہ کتنے ہیں جو آج اپنے تئیں خدا کو دیدینے کیلیے بالکل مستعد ہیں ؟

پھر کہتا ہوں کہ آج ، جبکہ ہماری قومی زندگی کا کوئی شعبہ بھی ایسا نہیں ہے جو محتاج احیاء نہو ، کاموں کی کوئی کمی نہیں ہے - کمی صرف مجاہدین حق ، اور جان نثاران ملت کی ہے - آپ اگر اپنی زندگی میں سے ، جسکے چوبیس گھنٹے روزانہ فکر نفس و جاں میں صرف ہوتے ہیں ، کچھہ وقت اپنے اسلام اور اپنے خدا کو بھی دینا چاہتے ہیں ، تو اٹھہ کھڑے ہوجیے ، اور اپنے تئیں ظاہر کیجیے - کاموں کا فیصلہ منٹوں اور لمحوں میں ہو جاے گا -

حـــزب اللـــہ

پس میں اعلان کرتا ہوں کہ ابناے ملت میں سے جو ارباب درد آج کام کرنے کیلیے اپنے اندر کوئی سچی مستعدی اور اسکا اضطراب رکھتے ہیں ، وہ اس پرچے کو دیکھتے ہی صرف اتنی زحمت گوارا فرمائیں کہ اپنا اسم گرامی معہ نشان و شغل و پیشہ کے ایک کارڈ پر لکھکر دفتر الہلال میں بھیجدیں - کیونکہ جو طریق کار پیش نظر ہے (اور جو اپنی ابتدائی منزلوں سے گذر بھی چکا ہے) اسمیں پہلی چیز بھی سمجھتا ہوں کہ مجاہدین حق اور جاں نثاران ملت کی ایک فہرست جلد سے جلد طیار ہوجاے -

یہ بھی ظاہر کردینا ضروری سمجھتا ہوں کہ میری دعوت سیر چمن اور تماشاے لالہ زار کی نہیں ہے - میں کانٹوں پر لوٹنا چاہتا ہوں ، اور ایسے ہی ایذا دوست اور زیاں پسند لوگوں کا طالب ہوں جنکو مرہم کی راحت سے زخم کی سوزش زیادہ محبوب ہو -

کیونکہ میں عمل کي دعوت دیتا ہوں ' اور راہ عمل کبھي بھي پھولوں کي چادر نہیں رہي ہے - پس جو صاحب اپنا اسم گرامي بھیجیں ' پہلے اپني مستعدي اور اضطراب دل کا بھي پورا اندازہ کرلیں :

گریزد از صف ما ہر کہ مرد غوغا نیست !
کسیکہ کشتہ نشد از قبیلۂ ما نیست !

فبشر عبادي الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ ' اولئک الذین ھدا ھم اللہ ' و اولئک ھم اولو الا لباب -

[بقیہ مضمون صفحہ ۱۵ کا]

حوالے کیا ' اور انکي نسبت اپني دلچسپي اور توجہ کا ثبوت دیا - کم از کم ایک صدا تو اٹھي : فجزا کم اللہ تعالی عني خیر الجزا و کثر اللہ امثالکم -

عود الي المقصود

اب دفعہ وار چند سطور لکھدوں کہ سلسلۂ سخن بہت بڑھگیا -

(۱) ہاں یہ سچ ہے کہ آجکل تراجم علمیۂ حدیثہ میں اصطلاحات کا مسئلہ بہت اہم ہے اور ایک غیر معمولی توجہ و مذاکرہ کا محتاج ' لیکن جس قدر آپ حضرات اسکو مشکل اور ایک امر عظیم اور مانع شدید راہ تراجم و تصنیف میں سمجھتے ہیں ' اس عاجز کے خیال میں امر واقع کے بالکل خلاف ہے - میري سمجھہ میں تو یہ بات نہیں آتي کہ اگر اردو زبان میں ترجمے کیلیے مستعد ہوجائیں تو صرف اصطلاحات کا مسئلہ کیوں مانع ہو؟

یقین کیجیے کہ یہ کوئي ایسي مشکل بات نہیں - البتہ اسکي ضرورت ہے کہ علوم عربیہ سے پوري واقفیت ہو' اور دماغ میں اس کام کي صلاحیت - اگر یہ نہیں تو پھر اسکے یہ معنے ہیں کہ آپ مترجم بھي نہیں - مترجم کے معنے میں وہ قدرت اور قابلیت بھي شامل ہے ' جس کے ذریعہ زبان غیر کي اصطلاحات کا ترجمہ کیا جاے - اگر ایک شخص اصطلاحات کے باب میں قاصر ہے تو اسکے یہ معنے ہیں کہ وہ مترجم ھي نہیں ہے -

پس یہ جو آپنے لکھا ہے کہ " اردو زبان علوم کے ترجمے کیلیے ناقابل ہے " ایک ایسي بات ہے' جو آپ ایسے علمي مذاق رکھنے والے شخص کو نہیں کہنا چاہیے - آجتک غریب اردو سے کام ھي کب لیا گیا ہے کہ آپنے اسکے قابل اور نا قابل ہونے کا بے تکان فیصلہ کردیا ؟ میں کہتا ہوں کہ ایک لمحہ کیلیے بھي ناقابل نہیں ' البتہ وسعت نظر' اور قدرت وضع الفاظ و تراکیب ' اور علوم ادبیۂ عربیہ و فارسیہ پر نظر ہوني چاہیے -

میں اپني عام تحریرات میں نئے الفاظ اور مناسب حال عربي اصطلاحات و تراکیب کے رائج کرنے کا حتي المقدور خیال رکھتا ہوں -

نئے علوم سے اگر مقصود فلسفہ ہے تو اسمیں تو کوئي اصطلاح ایسي نئي نہیں ' جو عربي میں نہو - البتہ بعض وہ علوم جنمیں اضافے ہوے ہیں' اور بعض وہ ' جو زمانۂ حال سے مخصوص سمجھے جاتے ہیں ' اپنے ساتھہ ایک ذخیرہ نئي اصطلاحات کا بھي رکھتے ہیں ' مگر ارباب کار و واقفان فن سمجھہ سکتے ہیں کہ جو کچھہ ہے اپنا ھي قصور ہے ' ورنہ انکے لیے بھی وضع الفاظ کا مسئلہ چنداں مشکل نہیں -

میں بہت جلد خاص اسي مسئلے پر مع ایک ذخیرۂ الفاظ و اصطلاحات کے اپنے خیالات ظاہر کرونگا -

(۲) " مائینڈ " (Mind) کیلیے ہمارے یہاں بہت مدت سے ایک لفظ موجود ہے اور وہ کافي ہے ' یعنے " نفس "

(۳) اسکے بعد آپنے ایک نہایت اہم اور دلچسپ مسئلے پر توجہ فرمائي ہے یعنے " اخلاق میں وراثت کا اثر " -

لیکن اسکے بعد ھي آپ " نفس " اور اسکے اعمال کي بحث کرتے ہوے طریق حل مبحث و ما نحن فیہ سے الگ ہوگئے ہیں -

بیشک انقلاب فلسفۂ قدیم و جدید کے درمیاني دور میں بھي مثل دور سابق ' اس مسئلہ کو تسلیم کرتے تھے ' اور کانٹ نے اسپر زور دیا ' لیکن غالباً جناب کا یہ خیال درست نہیں کہ اب کلیۃ اسکے خلاف فیصلہ ہوگیا ہے ' اور زمانۂ حال کے اساطین فلسفۂ و اخلاق اسکے بالکل قائل نہیں - آجکل تو فلسفۂ و اخلاق پر تعدد مذاہب کا ایک بحران عظیم طاري ہے - مضمون زیر نقد میں بہت سرسري طور پر چند اخلاقي ملاحظات پر توجہ دلائي تھي ' نہ کہ علمي اصول پر بحث و تنقید - اس مسئلے کے متعلق دونوں مذہبوں کے دلائل و مباحث کا بہت بڑا ذخیرہ پیش نظر ہے ' اور اب جناب نے یہ بحث چھیڑ دي ہے تو مستقل عنوان سے اسکي نسبت جواب عرض کرونگا کہ محتاج بسط و استقصاء ہے -

(۴) بیشک تربیت اولاد کا مسئلہ اہم ترین مسائل علم و اخلاق ' و مبدء اصلاح انسانیۃ ' و عماد ترقي ملت و نسل قوم ہے ' اور اُس قوم سے بڑھکر بد بخت کوئي قوم نہیں ' جسکے والدین اپني اولاد کي جسماني و دماغي پرورش سے بے پروا ہوں - آپ لوگ تو صرف اسلیے اسے ضروري سمجھتے ہیں کہ موجودہ زمانے کے علم پیڈاگوجي (Pedagogi) (علم التعلیم و التربیۃ) کے لحاظ سے ضروري ہے ' مگر میں اسلیے ضروري سمجھتا ہوں کہ اسلام کے خداے حکیم نے قرآن کریم میں حکم دیا ہے کہ :

یا ایہا الذین آمنوا ! — مسلمانو ! اپنے آپ کو اور اپني اولاد
قوا انفسکم و اھلیکم — اور متعلقین کو آگ کے عذاب سے
نارا - (۶۶ : ۶) — بچاؤ جو انکو پیش آنے والا ہے -

اور في الحقیقت (بقول حضرت امیر علیہ السلام ' کما ذکرہ الرازي في تفسیرہ) اِس آیت کریمہ میں اولاد کي تربیت و تعلیم کو ہر مسلمان پر فرض کردیا ہے' تاکہ وہ اُن تمام عذابوں سے دنیا میں بچیں ' جو ہر طرح کے جہل و ضلالت سے پیش آتے ہیں -

لیکن معاف فرمائیے کا ' جو لوگ ملک کے پالیٹکس میں حصہ لیتے ہیں ' یا اسلامي مصائب کے ذکر سے حرکت و التہاب پیدا کرنے کي سعي کرتے ہیں ' اُن پر برہم ہونے کي یہاں ضرورت نہ تھي - بچوں کي تربیت ماں باپ ھي کرسکتے ہیں' لیکن سیاسي اور جنگي مصائب کے ورود کے بعد نہ مائیں باقي رہتي ہیں ' جو بچوں کو گود میں اٹھائیں ' اور نہ باپ باقي رہتے ہیں ' جو انکو درس فلسفہ و حکمت دیں - آج جو انقلابات مسلمانوں پر طاري ہو رہے ہیں ' انہوں نے گویا ایک جنگ کا دور ہم پر طاري کردیا ہے - یہ ضرور ہے کہ فن حرب کي تعلیم' اور علوم و صناعۃ کا حصول ہم میں ایسي قوتیں پیدا کردیگا ' جو براہ راست میدان جنگ میں کام آئیں گي' لیکن جنگ کے ایام میں ان باتوں کي مہلت نہیں ہوتي ' بلکہ صرف اسکي' کہ خوش اخلاق و بد اخلاق' واقف فن اور جاہل مطلق' جیسے کچھہ آدمي میسر آ جائیں ' اور ہتیار کاندھے پر رکھنے کي صلاحیت رکھتے ہوں ' انکو دشمنوں کے سامنے بھیجدیا جاے اور پھر امن کي مہلت نکالکر اصلي اور تدریجي ذرائع تقویت و تعلیم کي طرف متوجہ ہوں -

پس اس وقت پہلي چیز یہ نہیں ہے کہ موجودہ حالت سے ہم اپني بہتر حالت کیونکر بنائیں ؟ بلکہ یہ کہ اپني اچھي بري موجودہ حالت میں ھي کسي طرح زندہ اور باقي رہسکیں - اگر ذرا بھي زندگي کي طرف سے اطمینان ہو تو پھر وقتي اور فوري ادویہ کو چھوڑ کر صحیح اصول علاج کے مطابق بتدریج اپنا علاج کرائیں گے - والعاقبۃ للمتقین

مقالات

صفحـــة من تاريخ الحـــرب

تـــاريخ حـــرب کا ایک صفحـــه

— * —

مدافعة محصـــورين

— * —

به تذکرۂ محاصرۂ ادرنه

(۱)

" الشي بالشي يذکر " عربي کي مشهور ضرب المثـل هے - آجکل جبکه ادرنه (ایڈریانوپل) اور (سقوطري) کي حیرت انگیز مدافعت نے پلیونا ' لیڈي اسمتهه ' اور پورٹ ارتهر کے واقعات دهرا دیے هیں ' همارا ذهن بے ساخته اُن اقوام سالفه کي طرف منتقل هوتا هے ' جنهوں نے اب سے کئي هزار برس قبل اپني ملت و وطن اور اپنے مذهب عزیز کي مدافعت اس استقلال اور جانفروشي سے کي تهي که اسکي خونیں داستانیں آجتک آرائش صفحات تاریخ هیں ! !

— ‡ —

قدیم ترین محاصرے اور مدافعت

— * —

دنیا میں جنـگ کے آغاز کے ساتهه هي محاصرہ اور محصورانه مدافعت شروع هوگئي تهي - انسان نے جب پلے پهل بادیه نشیني کي زندگي سے ترقي کرکے شهري زندگي شروع کي هوگي تو مختلف قوموں ' نسلوں ' جماعتوں ' اور خاندانوں کي باهمي جنـگ جوئي نے طاقتور کو محاصرے کي ترغیب دي هوگي ' اور مغلوب و ضعیف محصور هوجانے پر مجبور هوگیا هوگا - سب سے زیاده قدیم ترین محاصرہ ' محاصرۂ ازوت هے ' جو بسي میتـک اعظم کي زیر قیادت کیا گیا تها - یه محاصرہ ۲۹۰ - برس تـک جاري رها ' مگر تفصیلي حالات معلوم نهیں -

اسکے بعد سب سے زیاده دنیا کا قدیمي محاصرہ طرواده (Trode) هے ' جس کا افسانه یونان کے مشهور سحر طراز اور ابو الشعر هومر (Homere) نے الیڈ (Iliade) میں نظم کیا هے ' اور گو شاعرانه افسانه طـرازي اور یوناني علم الاصنـام کے خرافات کي آمیـزش سے اسکے اصلي واقعات معلوم کرنا مشکل هیں ' تاهم اسمیں شک نهیں که وہ زمانۂ قدیم کي ایک بهت بڑي انساني خوں ریزي ' اور تاریخ حرب کا ایک عظیم الشان جنگي محاصرہ تها -

یه محاصرہ ۱۰ - برس تـک جاري رها تها ' اور اسکي نسبت جنگ و مقاتلات کے عجیب و غریب واقعات هومر بیان کرتا هے -

اس هولناک محاصرے کے بعد ' قرون اولی کے محاصروں کي تاریخ ایک حد تـک تاریخي روشني میں آجاتي هے ' اور دنیا کے دو مشهور قدیم ترین محاصرے یروشلیم (بیت المقدس) اور قرطاجنه (کارتهیج) کے همارے سامنے آتے هیں - اس وقت مختصراً انهي دو محاصروں کي طرف متوجه هونگے -

— * —

محاصرۂ بیت المقدس

ایک قدیم رومي محاصرہ

— * —

تاریخ عروج و زوال امم کا ایک درد انگیز افسانه !

— * —

۷۰ - ویں عیسوي سنه کا آغاز تها ' که روم سے جنگ آزماؤں اور حمله آوروں کا ایک سیلاب عظیم شام کي طرف امنڈا ' اور شهنشاه طیطس (Titus) نے بني اسرائیل کي هزارها ساله عظمت و جبروت کے مسکن ' حضرت (داؤد) کے عظیم الشان هیکل ' اور تخت گاه (سلیمان) پر فوج کشي کردي - اسرائیل کے گهرانے کي یه وہ آخري بربادي تهي ' جسکي (یسعیا) نبي نے خبر دي تهي ' اور نسل اسحاق کي بد اعمالیوں کي وہ سب سے آخري سزا تهي ' جس پر (حزقیل) نبي نے ماتم کیا تها ' اور خداوند خدا نے کها تها که " اے اسرائیل کي بدکار عورت ! تو نے مجهے چهوڑ دیا ' پس میں غیرقوموں کو بهیجونگا ' جو تیري عظمت و ناموس کو ناپاک کرینگے " (حزقیل ۱۵ : ۲۵)

یهي رومي فوجکشي وہ آخري عذاب الهي تها ' جسکے بعد جلال خداوندي نے همیشه کے لیے اولاد اسرائیل سے اپنا رشته کاٹ لیا ' اور (سعیر) کي روشني نے (فاران) کي چوٹیوں کو اپنا مطلع و مبدء بنایا : وکان وعداً مفعولا (۱۷ : ۳)

محـــاصرے کا آغـــاز

رومي فوج نے شهر کے قریب پهنچکر اپنـا قاصد بهیجـا ' اور باشندگان شهر سے کها که شهر حواله کردیں ' مگر وہ بیت المقدس کے مستحکم حصار ' اور آهني عمارات جنگ کي طرف سے مطمئن تهے ' انهوں نے تسلیم شهر سے (عربي میں حوالگي کے معنوں میں " تسلیم " کهتے هیں اور اسکو اردو میں رائج هونا چاهیے) انکار کردیا -

اب رومي فوج کیلیے محاصرہ ناگزیر تها - ۳۰ - هزار آهن پوش فوج نے چاروں طرف سے شهر کا محاصرہ کرلیا -

بیت المقدس اُس وقت نهایت محفوظ تها - یکے بعد دیگرے تین نهایت مستحکم شهر پناهیں تهیں ' اور انکے باهمي فاصلے مدافعة کے آلات و اسباب جنگ کیلیے نهایت مضبوط عمارتیں رکهتي تهیں - (طیطس) نے اپني فوج کے چار حصے کردیے - تین حصے شمالي جانب پر مامور کیے ' جو بیروني شهر پناه سے ایک میل کے فاصلے پر جم گئے - اور باقي ایک حصه جانب مشرق مقرر کیا ' جو مشهور مسیحي مقدس پهاڑ (کوہ زیتون) کے حوالي میں تها -

قـــدیـــم آلات جنـــگ

رومي فوج کے ساتهه اُس زمانے کے ترقي یافتـه آلات جنـگ بے شمـار تهے - علي الخصوص طویل و وزني گرز ' سنـگ بار منجنیقیں ' آتش افشاں پهیه دار منارے ' اور قدیم زمانے کا وہ عجیب و غریب آلۂ جنـگ ' جسکے لیے عربي میں (کبش) کا لفظ مستعمل هوگیا تها -

(گرز) قدیم قوموں کا سب سے بڑا آلۂ جنـگ تها ' جس کو رستم و سهراب کے کاندهوں پر شاهنامے میں هم نے همیشه دیکها هے - لیکن رومیوں کے پاس ایک خاص طرح کا گرز هوتا تها ' جسکو محاصرے میں استعمال کیا کرتے تهے - یه معمولي گرز سے بهت زیاده

لنبا ' اور اسکے ضرب کا اثر بہت زیادہ وزنی ہوتا تھا ' اور شہر پناہ کی دیواروں ' اور قلعہ کے دروازوں کے توڑنے میں کام آتا تھا -

(منجنیق) ایک کثیر الاستعمال مشین تھی ' جسکے ذریعہ بڑے بڑے وزنی پتھر غنیم کے لشکر اور محصور شہر کے اندر پھینکے جاتے تھے - یہ (میکانک) کے یونانی اصل کا معرب ہے ' اور علم الحیل (فن وضع آلات ومشینری) کی قدیم ترین ایجاد - عربوں نے بھی اپنی جنگوں میں اس سے کام لیا ہے - یہ گویا قدیم زمانے کی توپ تھی - پتھر کے بڑے بڑے گولے جب اس سے نکلکر اڑتے تھے ' تو انکی ضرب دیواروں اور قلعوں پر نہایت سنگین پڑتی تھی -

(اتش افشاں منارے) لکڑی کے بنائے جاتے تھے - اسکے نیچے پہیے لگے ہوتے تھے ' تاکہ گاڑی کی طرح نقل و حرکت ممکن ہو - اسکی کئی منزلیں ہوتی تھیں - ان میں بیٹھکر حملہ آور محصورین کی طرف تیزی سے بڑھتے تھے ' اور انکے برجوں سے آتشیں روغن کو شہر کی دیواروں اور عمارتوں پر پھینکتے تھے -

(کبش) اس زمانے کا بہترین ہتیار تھا - کچھہ آدمی گاڑی کو کھینچتے تھے ' اور کچھہ حفاظت کرتے تھے - یہ گاڑی شہر پناہ سے بھڑادی جاتی تھی ' اور اندر کی فوج محصورین کی تیر اندازی سے محفوظ رہکر ' دیواروں میں نقب لگا دیتی تھی -

عربوں نے اسکو (کبش) اسلیے کہا کہ اسکے سامنے کے رخ پر ایک

کـــبـــش

رومی آلۂ جنگ ' جو مثل ایک گاڑی کے تھا ' اور جس میں بیٹھکر محاصرین حملہ کرتے تھے -

مینڈھے کا مصنوعی سر بنا کر لگا دیا جاتا تھا - (دیکھو تصویر کبش)

شہر کی بیرونی شہر پناہ اور رومی لشکر کے شمالی حصے کے ما بین جو آباد قطعے تھے ' وہاں کے تمام درخت اکھڑوا ڈالے گئے تھے ' تاکہ فوجی نقل و حرکت میں مانع نہوں -

اطراف شہر کی سر سبزی کا اس وقت یہ حال تھا کہ یہ تمام قطعات طرح طرح کے شاداب درختوں کی کثرت سے ایک جنت ارضی کا منظر معلوم ہوتے تھے ' اور اس کثرت کے ساتھہ تھے ' کہ صرف انکی جڑوں کے کھودنے اور اکھاڑنے میں کامل چار دن رومی فوج نے صرف کیے !!

یہ شام کی سر زمین تھی ' جسکی نسبت قران کریم نے سورہ (بنی اسرائیل) میں فرمایا : " بارکنا حولہ " ہم نے بیت المقدس کے اطراف کو اپنی برکات سے مالا مال کردیا تھا !

اسکے بعد فوج شمال کی جانب بڑھی ' اور ایک ایسے مقام پر خیمہ زن ہوگئی ' جہاں سے بیرونی حصار شہر کا ایک گوشہ نظر آتا تھا - یہاں محاصرین نے چند برج تعمیر کیے ' اور ان میں بیٹھکر بیت المقدس پر سنگی گولے برسانا شروع کردیے -

فاعتبروا یا اولی الابصار !

یہ وہی بیت المقدس تھا ' جس کو خداے ذو الجلال نے اپنی رحمت و برکت کا نشیمن بنایا تھا - ابراھیم (ع) کے گھرانے سے جو الہی وعدے ہوے تھے ' انکے ایفا کا پہلا گھر اسی میں تھا - بنی اسرائیل کی عظمت و جبروت کے سیلاب اسکی شہر پناہ سے نکلتے تھے ' اور دنیا

کی بڑی بڑی عظیم الشان سر زمینوں کو مع انکے بسنے والوں کے بہا لیجا تے تھے - مگر انہوں نے اس پیمان و عہد کو توڑ دیا ' جو مصر کی غلامی سے نجات پانے کے بعد خداوند خداے قدوس سے سینا کے پہاڑ پر باندھا تھا - جب وہ طرح طرح کی بد اعمالیوں اور فسق و فساد میں مبتلا ہوگئے تو رحمت الہی انسے روٹھہ گئی ' اور اس نے اپنی برکت کی جگہہ اپنے قہر و غضب کو بھیج دیا - خدا کا اس دنیا میں سب سے بڑا قہر یہ ہے کہ وہ کسی قوم سے حکومت و فرماں روائی کی عزت چھین لے ' اور غیر قوموں کی غلامی ومحکومی کی زنجیریں اسکے پاؤں میں ڈالدے - پس یہودیوں کیلیے بھی اب دنیا میں اس سزا کے سوا کچھہ نہ تھا - (بخت نصر) کی فوج کشی اور (بابل) کی قید کے بعد (عزیر) کی آہ و زاری نے انکی سزا کی مہلت بڑھادی تھی ' پر انہوں نے اس فرصت سے بھی فائدہ نہ اٹھایا - اسلیے ضرور تھا کہ آخری غضب الہی کسی جابر قوم کے استیلاؤ تسلط کی صورت میں ظاہر ہو - اور وہ جب کبھی کسی قوم سے روٹھتا ہے تو اسکی عادت ہے کہ اپنی کسی جابر مخلوق کو اسپر مسلط کردیتا ہے - پھر وہ اسکے تخت حکومت کو الٹ دیتی ہے ' غلامی ومحکومی کی بیڑیاں اسکے پاؤں میں ڈالدیتی ہے ' اور عزت ملی اور شرف قومی کی روح اسکے اندر سے کھینچ لیتی ہے !!

رومیوں کا یہ حملہ یہودیوں کیلیے اسی سلسلۂ غضب الہی کی آخری سزا تھی ' جسکے بعد بنی اسرائیل کی عظمت کا چراغ ہمیشہ کیلیے گل ہوگیا : ضربت علیهم الذلة و المسکنة ' و باؤ بغضب من الله - (بخت نصر) اور بابلیوں کا ورود پہلا عذاب تھا ' اور یہ آخری - انہی دو عذابوں کی طرف قران کریم نے اشارہ کیا ہے کہ :

و قضینا الی بنی اسرائیل فی الکتاب لتفسدن فی الارض مرتین ' و لتعلن علوا کبیرا - فاذا جاء وعد اولا ھما ' بعثنا علیکم عبادا لنا اولی باس شدید ' فجاسوا خلال الدیار ' و کان وعدا مفعولا (۱۷ : ۳)	اور ہم نے بنی اسرائیل سے انکی کتاب توراۃ میں صاف صاف کہدیا تھا کہ تم ضرور زمین پر دو مرتبہ فساد میں مبتلا ہوگے اور اپنی بد اعمالیوں میں مغرور ہوکے نہایت سخت زیادتیاں کروگے ' تو اے بنی اسرائیل کے لوگو ! جب تم میں ظہور فساد و عدوان کا پہلا وقت آیا ' تو ہم نے تمہارے مقابلے میں (بابل کے) ان لوگوں کو بھیجدیا ' جو نہایت جابر اور سخت گیر تھے - وہ تمہاری بستیوں کے اندر پھیل گیے (اور وہ سب کچھہ کیا جو انکو کرنا تھا) اور الله کے وعدے کو پورا ہونا تھا ' اور وہ پورا ہوکر رہا -

یہ قوموں کے اعمال کے قدرتی نتائج ہیں - جس بیت المقدس پر ملائکۂ الہی رحمت و برکت کے پھول چڑھاتے تھے ' آج حملہ آوروں کے برجوں سے اسپر پتھروں کے گولوں کی بارش ہو رہی ہے !!

و ما کان الله لیظلمهم ' و لکن کانوا انفسهم یظلمون -

عروج و زوال امم کا یہ قانون الہی ہے ' اور اے کاش کہ آج وہ پیروان اسلام ' جنکو خدا نے بنی اسرائیل کی اس عظمت و جبروت کا جانشین بنایا تھا ' اور جو اُس خلافت ارضی کے وارث ہوے تھے ' جسکی اھلیت (داود) اور (سلیمان) کی نسل میں باقی نہیں رہی تھی ' تاریخ کے ان نتائج قریبہ سے عبرت پکڑیں ' اور آنے والے وقت سے ڈریں :

کذلک یضرب اللہ الامثال ' لعلھم یتذکرون !	اسی طرح اللہ گذشتہ قوموں اور ملکوں کی مثالیں بیان کرتا ہے ' تاکہ شاید غافل قومیں عبرت پکڑیں !!

رومی پیش قدمی

یہودیوں کی حالت اُس وقت نہایت افسوس ناک تھی - بابل کی قید اور عرصے کی غلامی نے پھر اُسی سیرۃ اولی پر پہنچا دیا تھا ' جس سے دریاے نیل کے کنارے حضرت موسی نے انہیں نجات دلائی تھی -

تاہم اُنہوں نے اس موقعہ پر اپنے تمام قوی کو جمع کیا ' اور پوری جانبازی سے مدافعت کا سامان کرنے لگے - سب سے بڑی مشکل یہ تھی کہ رومیوں کے سے آلات جنگ اور اسلحۂ ہلاکت انکے پاس نہ تھے ' اور سنگ باری کے برجوں ' عظیم الشان کبشوں ' اور آتشیں روغن کی بارش کا کوئی جواب نہیں دیسکتے تھے -

پھر ممکن تھا کہ وہ اسکا جواب دیسکتے ' مگر قدرت الہی کے بھیجے ہوے عذاب یا اپنے اعمال بد کے قدرتی نتائج کا انکے پاس کیا جواب تھا ؟

فاخذھم العذاب و ھم ظالمون (۱٦ : ۹۰)	پس عذاب الہی نے اُنہیں جا پکڑا اور وہ اپنے ظلموں کی وجہ سے اسی کے مستحق تھے-

نتیجہ یہ نکلا کہ کچھہ عرصے کے بعد بیرون شہر کی سرحد محاصرین نے فتح کرلی -

اب رومیوں نے زیادہ شدت اور مستعدی سے قدم آگے بڑھاے ' اور کوہ (زیتون) کی مشرقی فوج نے اپنی منجنیقوں کا رخ مقدس (ہیکل) کی جانب کردیا - ساتھہ ھی مشتعل روغن (نفت) کی بارش بھی شروع کردی - آجکل عربی و فارسی میں کراسن تیل کو نفت کہتے ھیں ' مگر یہ ایک دوسرا معدنی تیل تھا ' جو نہایت سریع الاحتراق تھا ' اور جس مقام پر پڑتا تھا ' بمجرد ایک دوسرے تیل کے پڑنے کے ' اُس سے شعلے بھڑکنے لگتے تھے - قدیم زمانے کی بہت سی متمدن قوموں نے اسکو استعمال کیا ہے ' اور جنگ صلیبی کے عہد میں بزمانۂ محاصرۂ عکہ مسلمانوں نے بھی اس سے کام لیا تھا -

یہودی اب نہایت مضطرب ہوے ' کیونکہ منجنیقوں کے گولے ' اور روغن نفت کی پچکاریاں ہیکل کی دیواروں تک پہنچنے لگیں - بعض پرانی جنگوں میں انہیں چند منجنیقیں مل گئی تھیں - وہ نکالی گئیں ' اور محصورین کی طرف سے بھی گولہ باری کا جواب دیا جانے لگا - لیکن ابھی اس انتظام کو زیادہ دیر نہیں گذری تھی ' کہ ایک اس سے بھی بڑھکر مصیبت کی خبر ملی - یعنے لوگوں نے دیکھا کہ شمالی شہر پناہ کے اندر جا بجا سوراخ ہو گئے ھیں !

اس خبر کے پھیلتے ھی محصورین کے دل بیٹھہ گئے - ھمتوں نے جواب دیدیا - بالاخر مایوس ہوکر پیچھے ہٹ آئے ' اور اس طرح شہر کی پہلی شہر پناہ پر رومی قبضہ ہو گیا -

اب دوسری شہر پناہ کے محاصرے کیلیے برج طیار ہونے لگے -

اس عرصے میں رومیوں نے بارہا باشندوں سے تسلیم شہر کی درخواست کی - سمجھایا کہ اس طرح انکی جانیں تہہ تیغ ہونے سے بچ جائیں گی ' مگر یہودی قید بابل کا تجربہ کر چکے تھے - انہوں نے ہر مرتبہ اطاعت قبول کرنے سے انکار کیا ' اور بدستور محصور رہے -

محصورین کی آخری سعی

اسلحہ کے باب میں یہودی رومیوں سے بہت کمزور تھے - اسلیے رو در رو مقابلہ ناممکن تھا - اسکے علاوہ ایک شہر پناہ مسخر ہوچکی تھی اور اس سے قوم کی اخلاقی حالت میں بھی فرق عظیم پیدا ہوگیا تھا - اسلیے یہودیوں نے اسکے سوا چارہ نہ دیکھا کہ کمزور مگر با تدبیر اقوام کے مشہور ہتیار " حیلہ طرازی " سے کام لیا جاے -

چنانچہ انہوں نے شہر پناہ کے اندر سے ایک عمیق سرنگ رومی لشکر گاہ تک کھود دی ' اور اسکا نتیجہ معاً ظاہر ہوگیا - یعنے زمین کے مجوف ہو جانے کی وجہ سے لشکر گاہ کے تمام بروج دفعۃً بیٹھہ گئے - رومیوں کو اس سے واقعی سخت نقصان پہنچا اور کئی دن کی متصل محنت کے بعد پھر دوبارہ برج تعمیر کیے گئے - تاہم جس سازو سامان کے ساتھہ وہ آے تھے ' اسپر ان نقصانات کا کوئی اثر نہیں پڑسکتا تھا - فوج محاصرہ کیے بدستور پڑی رہی -

دوسری شہر پناہ بھی یہودیوں کو چھوڑ دینی پڑی ' اور رومانی فوج فاتحانہ اسپر بھی قابض ہوگئی !

اب یہودی تیسری شہر پناہ میں محصور تھے ' اور یہ آخری حفاظت کا نشیمن تھا ' کیونکہ اسکے بعد چوتھی شہر پناہ تھی - اسی کے اندر ہیکل اعظم اور تمام مقامات مقدسہ تھے ' اور اسکے مفتوح ہو جانے کے بعد بچنا دشوار تھا -

انہوں نے ابکے پھر سرنگیں کھودیں اور اس محنت و جانفشانی کے ساتھہ ' کہ چند دنوں کے بعد ھی تمام زمین کھوکھلی کردی ' اور رومی برجیاں اور عمارات محاصرہ پہلی مرتبہ سے زیادہ نقصان دہ طریقے پر منہدم ہوگئے - اس سے رومیوں کا غیظ و غضب اور بھڑک اٹھا ' اور جوش انتقام نے مجنون کردیا - انہوں نے اپنی عظیم الشان منجنیقیں اور بڑے بڑے کبش لیکر آخری حملہ بول دیا - وہ برابر ہلاکت اور بربادی پھیلاتے ہوے بڑھتے گئے - یہاں تک کہ آخری شہر پناہ میں بھی شگاف پڑگئے -

خرقیل نبی کی پیشین گوئی

اس سے بھی بڑھکر مصیبت عظمی یہ تھی کہ آتش انگیز روغن نفت کی بارش نے مقدس ہیکل کی دیواروں تک پہنچنا شروع کر دیا تھا - بدبخت یہودیوں نے ہرچند کوشش کی ' مگر اپنی ہزار سالہ عظمت کے گھر کو نہ بچا سکے - اصل یہ ہے کہ اب اسرائیل و اسحاق کا خدا بھی اُسے نہیں بچانا چاہتا تھا - اسکا بڑا حصہ آتشزدگی سے برباد ہوگیا ' اور گنبدوں اور میناروں میں سنگی گولوں سے سوراخ پڑگئے - (خرقیل) نبی نے کہا تھا : " میں ہیکل کے گنبدوں پر غیر قوموں کے لگاے ہوے دھبے دیکھہ رہا ہوں " بالاخر اس بدبخت اور خدا کی مغضوب قوم کی آخری سزا کی تکمیل ہوگئی ' اور عروج و زوال امم کے قانون الہی کے نفاذ کو کوئی انسانی سعی روک نہ سکی - رومیوں کے برجوں کی گولہ باری کا اب جواب ممکن نہ تھا -

خـاتمـہ !

ایک دن صبح کو یہودیوں نے دیکھا کہ رومی لشکر عظیم قتل و غارت ' اور نہب و سلب کے ہتیار ہاتھوں میں لیے ' آخری شہر پناہ سے اندر داخل ہو رہا ہے :

فجاسوا خلال الدیار ' و کان وعداً مفعولا !! (۱۷ : ۳)	پس وہ بستیوں اور آبادیوں میں پھیل گئے ' اور اللہ کے وعدے کو پورا ہونا تھا اور پورا ہوکر رہا -

پھر وہ سب کچھ ہوا جو اسکے بعد ہونا تھا - اُس قتل و غارت کا کون اندازہ کرسکتا ہے ' جو کئی دن تک اس مقدس شہر میں جاری رہا ؟ عورتوں اور بچوں تک کو خونخوار فاتحوں کی تلوار سے امان نہ تھی - عمارتیں جل رہی تھیں ' اور دیواریں زمین کے برابر ہوگئی تھیں - جو بچ رہے تھے ' وہ قیدی بنا لیے گئے ' اور جو بھاگ گئے ' انہوں نے پھر بنی اسرائیل کے ہزار ہا سالہ گھرانے کی نسبت کوئی اچھی خبر نہیں سنی !!

فکاین من قریۃ اهلکناها وهي ظالمۃ ' فهي خاویۃ علی عروشها ' وبئر معطلۃ وقصر مشید - افلم یسیروا فی الارض فتکون لهم قلوب یعقلون بها ' او اذان یسمعون بها ' فانها لا تعمی الابصار ولکن تعمی القلوب التي في الصدور - (۲۲ : ۴۴)

پھر انسانوں کی کتنی بستیاں ہیں کہ ہم نے انہیں ہلاک و برباد کردیا ' کیونکہ وہ نا فرمان تھیں ' اور انہوں نے احکام الہی سے سرتابی کی تھی - پس وہ اس طرح اُجڑ گئیں ' کہ انکی بڑی بڑی عمارتوں کی دیواریں اپنی چھتوں پر گر پڑیں ' انکے لبریز کنویں بیکار و معطل ہوگئے ' اور پکی اینٹوں کے عظیم الشان بنائے ہوے محل ویران نظر آنے لگے ! پھر کیا دنیا کے غافل انسانوں نے زمین پر سیر و سیاحت نہیں کی ہے ؟ اور گذشتہ قوموں اور ملکوں کے اُن انقلابات کو نہیں دیکھا ہے ؟ اگر نظر عبرت سے دیکھتے تو انکے پاس دل ہوتے' جو انجام کار کو سمجھتے - اور کان ہوتے' جو صداے الہی کو سنتے - اصل یہ ہے کہ جب کسی قوم کے برے دن آتے ہیں' تو لوگوں کی آنکھیں اندھی نہیں ہو جاتیں' بلکہ وہ دل اندھے ہو جاتے ہیں ' جو انکے سینوں کے اندر پوشیدہ ہیں !

(اشتہار)

ھاتھہ پاؤں کی گواھي

—:*:—

قرب قیامت کے آثار

خدا نے سچ فرمایا تھا کہ قیامت کے دن نا فرمان بندوں کے ہاتھہ پاؤں انکے اعمال کی گواہی دینگے - اخبارات اور رسالے نئی تہذیب کے دلدادوں کے ہاتھہ پاؤں ہیں - اب وہی اس برباد کن تہذیب کے کرتوت کے خلاف شہادت دینے والے ہیں -

سب سے پہلی آواز میرٹھہ میں بلند ہوگی - یہ صدا ہفتہ وار ہے - یہ صدا کان سنینگے اور آنکھیں دیکھیں گی - اور زبان اوسکا مزا چکھیگی - وہ ہفتہ وار اخبار توحید ہے - وہ دل مسلم کی امانت ہے - اوسکو غیب کے اشارات میدان شہود میں لاتے ہیں - اسمیں ہر ہفتہ زبردست اور عام فہم مضامین ہونگے - تازہ واقعات عالم پر رائے زنی ہوگی - لڑائی کی تصویریں ہونگی - اہل یورپ کے اون دل آزار کارٹونوں کا جواب کارٹونوں میں دیا جائیگا جو یورپ کے اخبارات میں مسلمانوں کے خلاف اجکل چھپ رہے ہیں - اُسکے اڈیٹر ' نگران اور سرپرست خواجہ حسن نظامی دہلوی ہونگے - ۱۵ - اپریل سنہ ۱۹۱۳ ع کو پہلا پرچہ نکلیگا - سالانہ چندہ صرف ۳ - روپیہ نمونہ ایک آنہ کے ٹکٹ بھیجکر منگا لیجے - مفت نہ ملیگا - الہلال کا حوالہ ضرور دیجئے -

مینیجر اخبار توحید - لال کرتی - میرٹھہ

مذاکرۂ علمیہ

انتقاد

—:o*o:—

ودھ دی ترکس ان ٹریپولی

— * —

With The Turks in Tripoli

— * —

مسٹر ای - این - بینٹ (E. N. Benit) کے سیاحت نامۂ طرابلس کا ذکر اردو اخبارات میں بارہا ہوچکا ہے ' اور اسکے اقتباسات اکثر اخبارات نے شائع کیے ہیں - جس صداقت اور بے تعصبی کے ساتھہ اس شریف انگریز اہل قلم نے حالات جنگ پر بحث کی ہے ' اور ضمناً ترکوں اور اسلام کے متعلق جو پر عواطف خیالات ظاہر کیے ہیں' وہ یقیناً ہماری شکر گذاری کا مستحق ہیں -

موجودہ زمانے میں جنسی و سیاسی تعصب جس خوفناک و تاریک درجہ تک پہنچ گیا ہے ' وہ قرون مظلمہ (Middle Agse) کے مذہبی تعصبات کے خونین مصائب سے بھی زیادہ عالم انسانیت کیلیے خطر ناک ہے - یہ سچ ہے کہ اب کوئی عدالت تعذیب روحانئین (Inquisition) نہیں ہے ' جو کافروں اور ساحروں کو زندہ جلا دیتی ہو' تاہم وہ متمدن قومیں اپنے ترقی یافتہ قواے جنگ ' اور نا قابل مقاومت وسائل تسلط کے ساتھہ موجود ہیں' جو لاکھوں انسانوں کو باسم تہذیب و دعوت مدنیت ' محض اس جرم پر قتل کردینا جائز سمجھتی ہیں ' کہ وہ نسل قوقاسی سے نہیں ہیں ' یا ہیں تو جنس ابیض کے وجود کی موجودگی میں انکا وجود کچھہ ضروری نہیں !

اسی جنسی تعصب کی یورپ کے موجودہ افکار و اقلام پر حکومت ہے - تاریخیں ' سفر نامے ' سیاسی اسفار' اور اخبار و رسائل ' غرضکہ قلم اور سیاہی کی آمیزش سے جس قدر اشیا طیار ہوسکتی ہیں ' اُن سب کے اندر اسی جنسی تعصب کا شیطان حلول کرگیا ہے - تا ہم اہل قلم ' اور قابل سے قابل مغربی سیاح ' جب مشرقی اوضاع و اطوار اور عادات و خصائل کی تصویر کھینچتا ہے' تو اپنے قلم کو اس تعصب کے رنگ و روغن سے الگ نہیں رکھہ سکتا -

علی الخصوص مغرب ومشرق ' اور اسلام و مسیحیت کی جنگ آرائیوں میں انصاف اور صداقت بالکل ایک بے وجود شے ہوگیا ہے -

یہ فی الحقیقت دنیا اور انسانیت کیلیے ایک مصیبت عظمی ہے ' اور تمام گذشتہ ازمنۂ ظلم و ظلمت سے ' با ایں ہمہ شیوع علم' و ترقیات علمیۂ عظیمہ' و رفع منار مدنیۃ و عمران ' و اتحاد و نبا دل آراء اقوام و ملل' و ادعاے مساوات و نوع پرستی و بے تعصبی ' زیادہ خطر ناک و مہلک ' اور ایک خوفناک ترین دار انسانی ہے -

پھر جنسی تعصب کے ایک ایسے تاریک عہد میں جو خال خال چند نفوس صالحہ یورپ کی سر زمین میں نظر آجاتے ہیں ' اور قومی پاسداری کی خباثت سے پاک و بری ہوکر منصفانہ ظہور حق کرتے ہیں ' انکے وجود کو بسا مغتنم اور انکی خدمت انسانیۃ کو مستحق تحسین و امتنان یقین کرنا چاہیے -

ایسے هی لوگوں میں سے ایک قابل تمجید شخص ' کتاب زیر بحث کے مصنف مسٹر اي - ان - بینٹ بهي هیں -

جنگ طرابلس کے شروع هوتے هي وہ معائنہ حالات کیلیے روانہ هوگئے - غالباً اخبار مانچسٹر گارجین کي نامہ نگاري کي حیثیت سے گئے تھے - ٹیونس کا راستہ ' جو اس وقت اندرون طرابلس کیلیے ایک هي دروازہ تھا ' اختیار کیا - وهاں پہنچکر ترکي کیمپوں میں ٹھہرے اور تین بڑي لڑائیوں کو اپنے سامنے دیکھا - یہ وقت جنگ کا اصلي زمانہ تھا - اندرون طرابلس اور صحرا کے عربي قبایل جوق جوق آ رہے تھے ' شیخ سنوسي کي همدردي پوري طرح حاصل هوچکي تھي ' اطالیوں کي پے در پے شکستوں اور ناکامیوں نے جراتوں اور همتوں کو بڑھا دیا تھا ' اسلیے انکو اصلي حالات معلوم کرنے اور صحیح رایوں کے قایم کرنے کا پورا موقعہ ملا - وہ ترکي افسروں کے ساتھہ کیمپوں میں رہے - عربوں کے اُن صحرائي خیموں میں ' جنکے اجزاے ترکیبي ایک پھٹے هوے کمل ' اور ایک کسي درخت کي خشک شاخ سے زیادہ نہیں هوتے ' بارها بیٹھے اور انکے جذبات ملیہ و دینیہ کا مطالعہ کیا - وہ بادیہ نشین قبایل ' جو هزاروں کي تعداد میں ترکي کیمپوں کے سامنے کے میدانوں میں ' اپنے اونٹوں کے پاس ' کھلے اسمان کے نیچے پڑے رهتے تھے ' اور جوش فدا کاري ملت ' و حفظ خاک وطن مقدس ' و عشق اسلام محبوب میں نہ دنکو ریگستاني تپش کي انھیں پروا تھي ' اور نہ رات کي مہلک اور مرض پرور هوا و رطوبت کي ' انکے سامنے تھے اور انکو پورا موقعہ حاصل تھا کہ اسلام کي جنگي و سیاسي قوت کے اس آخري غیر مستعمل خزانے کي قدر و قیمت کا اندازہ کریں -

پس انکا سفر گو مختصر تھا ' لیکن اِن نادر مواقع کي وجہ سے بہترین مواد ' اور قابل وثوق آرا کے جمع کرنے کا سامان اپنے ساتھہ لاے ' اور جس سنجیدہ انداز روایت ' اور منصفانہ طریق بحث و استدلال کے ساتھہ اُنھوں نے اس سے کام لیا ' وہ ایک عام سیاحت نامے کي سطح سے اس نا مکمل روز نامچے کي قیمت بڑھا دیتا ہے -

اٹلي کے اس حملے اور نیز یورپ کے موجودہ ظالمانہ و قاتلانہ حرص کا انھیں نہایت درد و تاسف سے اعتراف ہے - صدها مواقع پر انھوں نے اهل عرب کي قوت و شجاعت اور جانفروشي و جذبات صحیحہ کی داد دي ہے - غیر قوموں کے ساتھہ عربوں کے وحشیانہ سلوک ' اور اسلام کے تعصب کے افسانوں پر جابجا هنسي اڑائي ہے - جن عربوں کو یورپ میں وحشت و بربریت کا خوفناک دیو سمجھا جاتا ہے ' انھوں نے دیکھا کہ فرشتوں کي سي مہرباني اور قدر دوستي کي سي نیکي کے ساتھہ وہ اسے ملے ' اسکي دعوتیں کرني چاهیں ' اور انکے منصفانہ خیالات کے شکر گذار هوے -

عربوں کي شجاعت و جانفروشي کي شہادتوں نے جب ایک عالم کو متحیر کردیا ' تو بعض اخبارات نے اس اثر کو بے وقعت کرنے کیلیے طرح طرح کے افسانے مشہور کیے - مثلاً لکھا کہ ترکوں سے انکو بیش قرار رقمیں ملتي هیں ' اور اگر ایک دن کا وظیفہ بھي نہ ملے تو فوراً اٹلي سے مل جائیں -

مگر مسٹر بینٹ نے جو حالات دیکھے ' وہ بالکل اسکے متضاد تھے - وہ اعتراف هي میں لکھتے هیں :

" عربوں کے لیے نومبر کے مہینے میں جب بارش هوئي ہے ' بڑي سخت آزمائش کا وقت تھا ' لیکن انھیں ذرا بھی لغزش نہ هوئی - چنانچہ طرابلس کا واقعہ ہے کہ جب سنہ ۱۹۰۸ ع سے لیکر سنہ ۱۹۱۰ ع تک برابر اسکے باران فقط پڑا تھا ' تو هزاروں عرب فاقہ کشي کي مصیبت سے تنگ آکر تیونس وغیرہ ترک وطن کرکے چلے گئے تھے -

لیکن اِس موقع پر جبکہ باران رحمت کا نزول هوا تو میدان جنگ میں تھے ' اور اپنے کھیتوں سے منزلوں دور - بعض اُن میں سے تھوڑے دنوں کے لیے کھیتي کي غرض سے گئے ' لیکن اکثروں نے اپنے آئندہ نفع کو حب وطني پر قربان کردیا اور باوجود اس اندیشہ کے ' کہ آیندہ اُنھیں اور نیز اُنکے بال بچوں کو رزق میسر آنا نا ممکن هوگا ' اپني جگہ سے نہ هلے -

اٹلی والے رشوتیں دیکر اپنا وہ کام نکالنا چاهینگے ' جس کام کو بزور شمشیر انجام دینے کے ناقابل هیں - لیکن میرے خیال میں اسلامي قوت ریگ جهتي عربوں کے فطري لالچ پر غالب آئیگي "

جیسا کہ مسٹر بینٹ نے بھي لکھا ہے ' یہ ضرور تھا کہ عربوں کو انکے ضروري ما یحتاج کے انتظام کیلیے ایک رقم ضرور دي جاتي تھي ' مگر ظاهر ہے کہ ایسا هونا ناگزیر تھا - وہ ' جو اپني زراعت ' اور اپنے اصلي وسائل گذران چھوڑ کر اپني جانیں قربان کرنے کیلیے آگئے تھے ' کیا اسکے بھی مستحق نہ تھے کہ دو وقت کے کھانے کیلیے چند آنے روز دیے جائیں ؟ پھر یہ کوئي ایسي رشوت تو نہ تھي جو ترک اٹلي کے قیمتي تحفوں اور طلائي طشتوں کو ٹھکرادینے کے معاوضے میں اُنھیں دیتے هوں ' اور نہ انکے لیے معرکۂ جنگ هو سکتي تھي -

اصل یہ ہے کہ جنگ عرب کا اصلي مذاق ہے - تاریخ نے بتلا دیا ہے کہ عرب هر کام کیلیے موزوں ہے - تخت پر فرماں روائي کیلیے بھي ' اور امن کے تمدن و تہذیب کے لیے بھي - لیکن سچ یہ ہے کہ جنگ کي قوت اسکے اندر کي اصلي آگ ہے ' اور جب بھڑکا دي جاے ' بھڑک سکتي ہے - ترکوں نے اپنے تمام زمانۂ حکومت میں سب سے بڑي سخت خطرناک غلطي (جسکے نتایج اب بھگت رہے هیں) یہ کی کہ همیشہ اهل عرب کی طرف سے بے پروائي برتي - انکو مٹایا اور ذلیل کیا ' اور انکو خلافت کا رقیب سمجھکر کبھي اُبھرنے اور قابل بننے کا موقعہ نہیں دیا - نتیجہ یہ نکلا کہ اسلام کي اصلي کارفرما قوت محض صحراؤں کي ریگ اور اونٹوں کے غولوں کے اندر محدود هوکر رہ گئي ' اور اهل عرب کو کوئي موقعہ اپني قدیمي روایات عظیمہ کے زندہ کرنے کا نہیں ملا -

جنگ طرابلس میں غازي انور بے کا سب سے بڑا کار نامہ یہ ہے کہ اس ترکوں کے سب سے بڑے شخص نے عربوں کے اندر ایک تحریک پیدا کردي ' اور انکو موجودہ حالات سے با خبر کردیا - پس آگ بھڑک اُٹھي ' اور غافل چونک اٹھے - اسمیں نہ طمع زر کو دخل ہے اور نہ بیش قرار تنخواہ هوں کو - پس اور آجکل کے دور مصائب میں یہ بھولنا نہیں چاهیے کہ اسلام کے مستقبل قریب کو اگر پر امید بننا ہے ' تو بقیہ اسمیں اسلام کے اصلي خزانۂ قوت ' یعنے عربوں کی زندگي اور تحریک کو دخل اغلب هوگا : وما ذالک علی اللہ بعزیز -

یہ ضرور ہے کہ طرابلس کي جنگ ترکوں اور اطالیوں کي جنگ تھي اور انگلستان کے باشندوں کیلیے سیاسي اور قومي جذبات کے لحاظ سے اٹلي کے اندر کوئي بڑي کشش نہ تھي - یهي سبب ہے کہ اس زمانے میں بڑے بڑے انگریزي اخبارات نے اس حملے کو قابل اعتراض بتلایا اور بعضوں نے نہایت سخت مضامین لکھے - پس حق پسند انگریزوں کیلیے اظہار حق کي کوئي بڑي آزمائش نہ تھي - برخلاف اسکے موجودہ جنگ بلقان جو مسیحي جہاد کے نام سے کي گئي ہے ' اور جو یورپ کو اسلام سے خالي کردینے کے صلیبي ولولے پر مبني ہے ' انگلستان کے باشندوں کیلیے ادعاے حق پرستي و مظلوم نوازي کا اصلي امتحان تھا - اور دیکھنا تھا کہ مسٹر بینٹ '

مسٹر میکالا اور مسٹر ایبٹ وغیرہ کی طرح' کانئے ارباب حق پرستی هیں ' جو صداے انصاف بلند کرتے هیں ؟

بیشک اس هنگامۂ قتل و غارت میں چند پست اوازیں رحم و انصاف کی بھی کبھی کبھی سننے میں آئی هیں - فرانس کے مشہور انشا پرداز (بیرلوتی) کے مضامین ایک اچھی ضخامت کا رسالہ بنگئے هیں - لیکن وہ تو ترکوں کی حمایت' اور ترکی سوسائٹی کے ایک معجب ناول نویس هونے کی حثیت سے بد نام ھے' اور پھر افسوس کہ ان صداؤں میں سات کرور مسلمانوں پر حکمرانی کرنے والی قوم کا کوئی حصہ نہیں ' والشاذ کا لمعدوم ! !

اصل یہ ھے کہ انگلستان بد بختانہ اس وقت صلیبی جذبات کا شکار هوگیا ھے' اور یہ جذبہ اقلام و صحائف پر اس طرح حاری ھے کہ همارے لیے انصاف و رحم کی صدا اب دریاے ٹیمس کے کنارے نہیں اٹھہ سکتی !

اٹلی کے قزاقانہ حملہ طرابلس کی تاریخ میں بھی (موجودہ جنگ کی طرح) انگلستان کا نام پہلے صفحہ میں لیا جائیگا -

مسئلۂ مصر و عرب کیلیے ایسا هونا ضروری تھا' اور گو اسکی طرف عملی پیش قدمی کا طرۂ افتخار سر ایڈورڈ گرے کی کلاہ سیاست کو حاصل هو' لیکن سچ یہ ھے کہ انگلستان کی وزارت خارجیہ میں اُن سے پہلے هی یہ مسئلہ اپنے ابتدائی مرحلے سے گذر چکا تھا ' اور جس وقت فرانس نے ٹیونس اور الجزائر پر قبضہ کیا ھے ' اسی وقت اٹلی کے وزیر خارجی (کرسپی) نے لارڈ (سالسبری) سے مراسلات شروع کردی تھیں - لارڈ سالسبری نے اس موقعہ پر اپنے سفیر کے ذریعہ جو اُمید بخش اور جرأت پرور جواب دیا تھا ' اسکو مسٹر (بینٹ) نے دیباچہ کتاب میں نقل کیا ھے - اسکا خلاصہ یہ ھے :

" آپ کی تحریر کا لارڈ سالسبری پر بہت اثر هوا - اُنہوں نے مجھے مندرجۂ ذیل مضمون کا تار دینے کی هدایت کی ھے - " اُنکو اس امر سے اتفاق ھے کہ جب بحر روم (میڈیٹرینین) کی موجودہ بین الاقوامی حالات میں معمولی یا اهم تبدیلی کا وقت آئیگا ' تو اُس موقع پر یہ امر ناگزیر هوگا کہ اٹلی طرابلس پر قبضہ کرلے " ایک بات میں سالسبری کو آپ سے البتہ اتفاق نہیں ھے - اُنکا خیال ھے کہ طرابلس پر قبضہ کرنے کا ابھی وقت نہیں آیا - لارڈ سالسبری نے اپنی راے ذیل کے جملہ پر ختم کی ھے - وہ کہتے هیں کہ " گورنمنٹ ایطالیہ کو طرابلس مل جائیگا ' لیکن ایک شکاری کو' جو چاهتا ھے کہ هرن کو مارکر شکار کرلے' اُسوقت تک انتظار کرنا چاهیے' جب تک کہ اُسکا شکار بندوق کی زد پر نہ آجاے' تاکہ اگر نشانہ پورا نہ پڑے اور خالی زخم آجاے' جب بھی گرفتار هو جاے "

اسکے بعد مسٹر بینٹ لکھتے هیں :

" دول یورپ کو جس میں انگلستان بھی شامل ھے ' اٹلی کی قزاقیٔ کے ارادوں سے واقفیت تھی اور اُنھوں نے نہایت خاموشی کے ساتھہ ان ارادوں کے پورا کرنے میں شہ دی - همارے یہاں خارجیہ تعلقات کی یہ حالت ھے کہ جس طرح ملک شام کے کاشتکاروں کو باب عالی کے معاملات میں کوئی دخل نہیں ' اُسی طرح عوام انگریزوں کا اپنے محکمۂ خارجیہ پر بھی کوئی اثر نہیں ھے - حقیقت یہ ھے کہ ایسا واقعہ کبھی دل خوش کن نہیں هوسکتا ' جسے همارے ملک کے ۹۰ - فی صدی باشندے نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتے هوں اور جسے بین الاقوامی ڈاکہ کہنا نہایت موزوں هوگا - اور اسپر طرہ یہ کہ همارا محکمۂ خارجیہ بلا کسی خفیف مخالفت کے ایسے علانیہ ڈاکہ کو جائز رکھے' درحالیکہ ملک میں لبرل پارٹی کی گورنمنٹ هو - آخر میں کیور(۱) کے قول کو ماننا پڑتا ھے کہ " هم سلطنت کے لیے

(۱) ایطالیہ کا ایک مشہور عالم جو معاملات سیاست میں بہت قابل مانا جاتا تھا -

وہ کام کرتے هیں اور وہ تدابیر عمل میں لاتے هیں جو اپنی ذات کے واسطے خواب میں بھی خیال نہیں کر سکتے "

اسکے بعد انہوں نے دول یورپ کے معاهدوں اور سیاسی اعلانات کی نسبت کیا خوب لکھا ھے :

" میں زمانۂ حال کے معاهدات کے متعلق بحث کرنا نہیں چاهتا کیونکہ اس زمانہ میں عهد و پیمان صرف اس لیے لکھے جاتے هیں کہ جسوقت اُنکی وجہ سے کسی فریق کو تکلیف پہونچنے لگے تو فوراً چاک کر ڈالے جائیں ' بشرطیکہ وہ فریق اسقدر قوت رکھتا هو کہ بلا خرخشہ اپنے عهد کو توڑ سکے " -

یہ کتاب جب شائع هوئی ھے ' تو اسکا تذکرہ اخبارات میں کافی هوچکا ھے ' اسلیے هم زیادہ بحث کرنا نہیں چاهتے ' ورنہ اسکے اکثر مقامات مستحق اقتباس و استدلال هیں -

کارزار طرابلس

—○: * :○—

قیمت ۱ - روپیہ - درجہ اول بانصویر ۲ - روپیہ - مترجم سے ملسکتی ھے

— * —

یہ کتاب اسی سیاحت نامہ کا اردو ترجمہ ھے - مترجم مسٹر عبداللہ خاں رئیس خورجہ هیں - چھپائی صاف' کاغذ اچھا لگایا گیا ھے - درجۂ اول کے ساتھہ نامورانِ غزوہ طرابلس اور اشخاص متذکرہ کتاب کی متعدد هاف ٹون تصویریں بھی لگائی هیں ' جنسے کتاب کی دلچسپی میں عمدہ اضافہ هو گیا ھے -

مسٹر عبد اللہ خاں دیباچے میں لکھتے هیں کہ یہ انکی پہلی ادبی کوشش ھے ' اور ترجمہ نہایت عجلت میں کیا گیا ' تاهم ترجمہ صاف اور سلیس ھے - البتہ سرسری نظر میں بعض مقامات گنجلک ' اور بعض موقعوں میں عبارت کی خامی ' اور محاورات کی غلطیاں بکثرت هیں -

محاربات طرابلس

— * —

قیمت ۱ - روپیہ - ۸ - آنہ : انجمن هلال احمر لکھنؤ

— * —

یہ اسی کتاب کا دوسرا اردو ترجمہ ھے ' جو انجمن هلال احمر لکھنو کی فرمایش سے جناب شیخ شوکت علی صاحب بی - اے نے بعد حصول اجازت مصنف کیا ھے ' اور نو الکشوری پریس میں چھپا ھے - کاغذ اچھا ھے ' اور چھپائی متوسط درجے کی -

هم نے مثل پہلے ترجمے کے چند صفحات ایک دو مقام سے دیکھے - ترجمہ صاف و سلیس ' اور عبارت بہت رواں اور با محاورہ ھے ' البتہ بعض بعض ترکیبیں اور علی الخصوص انگریزی ترکیبوں کا ترجمہ بہت رکیک اور غلط ھے - مثلاً جابجا " ڈاکہ زنی " کی ترکیب نظر آئی جو کسی طرح صحیح نہیں ' اور صدها فارسی تراکیب صحیحہ اسکی جگہ ملسکتی هیں -

اسکی فروخت سے جسقدر رقم بچیگی ' وہ انجمن هلال احمر کے فنڈ میں شامل کردی جائیگی - اس بناپر فیاض طبع مترجم یقینا مستحق تعریف هیں -

افسوس کہ ترجمے کے ساتھہ تصاویر کا انتظام نہیں کیا گیا - البتہ دو نقشے افریقہ و مقامات جنگ کے علحدہ چھاپکر لگا دیے هیں ' اور یہ بہت ضروری تھے -

---

اب ریویو کا سلسلہ برابر جاری رهیگا - جن حضرات نے کتابیں روانہ فرما کر یقیناً نہایت ناگوار انتظار کی زحمت گوارا فرمائی ' وہ مطمئن رهیں -

باب المراسلات و المناظره (۱)

— * —

الاخـــلاق

— * —

از مسٹر مسعود احمد عباسي (امروهه)

مضمون بالا نظر سے گذرا - حقیقت میں ایسے مضامین جو اب سب سے اول " الهـلال " میں شایع هونا شروع هوے هیں' سب سے زیاده قابل توجه و صرف وقت هیں - کیا هي اچها هو که ان مضامین کا سلسله مستقل طور پر جاري هو جاے' تا که اصحاب تفکر' اور صاحبان تمیز' میدان میں آئیں اور رفته رفته ایک ایسا علمي ذخیره طیار کردیں جو قوم و زبان کي ترقي کے لیے نهایت ضروري هے - اب تـک یهي ایک کمي ایسي رهي هے جس کا اجتک کوئي انتظام نهوا -

مگر سب سے بڑي دقت جو حائل هے' وه اردو زبان کي علمي زبان هونیکي نا قابلیت هے - بڑي ضرورت هے که انشا پرداز حضرات ایک ایسي لغات طیار کریں جو یورپ کے علمي خیالات کو جگه دیسکے اور مشرقي یا اردو طرز اداکے موافق بهي هو - میں دیکهتا هوں که " الحیات " کي سرخي والے مضمون میں صرف اسوجه سے پهیکا پن هے که الفاظ کسي ایک قاعده اور قانون کے ماتحت نهیں هیں' مثلا کهیں آپ ماده کي تقسیم میں زنده اور غیر زنده کی کرتے هیں اور کهیں الیه اور غیر الیه کي - خیر یه گفتگو کسي دوسرے وقت کے لیے زیاده موزوں هے - اسوقت صرف آپکي توجه کو اسطرف مبذول کرانا مقصود تها ورنه یه خواهش کرنا که صرف تنها ایک آپ هي اس اهم کام کو بهي انجام دیں' آپکي تندرستي اور قوت پر حمله هوگا -

آپ نے اخلاق کي دو قسمیں کي هیں - طبیعي اور کسبي - طبیعي کے متعلـق آپ فرماتے هیـں که وه فطـري هوتے هیں اور انسان پیـدائش سے لیکر پیـدا هوتا هے - یهاں مجهکو اختلاف هے اور آگے چلکر میں اس اختلاف کي وجه پیش کرونگا - مگر میں دیکهتا هوں که کچهه آگے چلکر آپ خود اپني تقسیم پر قایم نهیں رهے اور جب اخلاق کے سرچشموں کا تذکره کرتے هیں تو وهاں اسکو کلیه بنانے سے انکار کرتے هیں -

بهر حال یه ضرور هے که آپ اخلاق میں وراثت کے اثر کے موید هیں - اور اکثر هاست جیسے بعید زمانه کے اصحاب فلسفه کا بهي ایسا هي خیال تها -

معلوم هوتا هے که ان حضرات نے اولاد میں اپنے والدین سے جسمي مشابهت پاکر اخذ کرلیـا که اخـلاق میں بهي ایسا هي هوگا' اور سطحي نظر میں کچهه شهادتیں بهي جمع کرلیں' لیکن صحیح نتائج پر انکے لیے جن احتیاطوں کی ضرورت هوتي هے' اسکا لحاظ نه کیا - یا یه بهي ممکن هے که ان احتیاطونکي طرف خیال بهي اسوجه سے نه گیا هو که اس زمانه کا مشهور عام مسئله یه تها که اولاد میں برائي بهلائي ورثه میں والدین سے ملتي هے - لیکن حال میں جو تحقیقاتیں اس موضوع پر هوئي هیں' ان سے ظاهر هے (بقول کارل پیرسن کے ۱۰) وراثت کا اثر بالکل غلط خیال هے اور جسقدر بهي اخلاقي خصوصیات والدین کي اولاد میں پائي جاتي هیں وه اس تربیت کا نتیجه هیں جو اولاد کو اپنے والدین کے هاتهه سے پهنچتي هے اور جس میں والدین نے اپني مخصوص عادات و اخلاق کي جهولي اپنے اولاد کے حوالے کردي هے -

مگر هم دوسرے پهلو سے اسپر غور کرتے هیں -

اخلاق خود کوئي قوة نهیں بلکه یه تابع معلوم هوتے هیں کسي دوسري شے کے' اور وه شے وه هے' جو اخلاق کے برے بهلے هونے پر غور کرتي یا کرسکتي هے - اس شے کو انگریزي میں مائنڈ (Mind) کهتے هیں اور جسکا مرادف ابتک هماري زبان میں دل تها' مگر اب اسکي سلطنت تو مغربیونکے طفیل دماغ کے پاس اٹهه گئي هے اور اسکي وقعت ایک پوست کنده سے زیاده نهیں هے - جو چیز که تخت نشین هے وه کیا هے ؟ وهي جسکو مائنڈ کهتے هیں اور یه نام هے تین مظاهر کے مجموعے کا -

(۱) انفعـــال -
(۲) اراده -
(۳) سمجهـه -

میرے سامنے دروازه هے اور میں اسکو کهولنا چاهتا هوں - گویا مجهپر کهولنے کي خواهش کا ایک اثر هو رها هے - یهي اثر وه هے جسکو مینے انفعال سے تعبیر کیا هے - افسوس که زبان کے نقص کي وجه سے میں اپنے مطالب کو الفاظ میں واضح طور پر پیش نهیں کرسکتا - آپ تصور میں میرے مطالب تـک پهنچ جاوینگے - میں دروازه کهول دیتا هوں - یه وه هے جسکو مینے اراده سے تعبیر کیا هے - اگرچه یه لفظ بهي اس مطلب کے لیے بهت کم مناسب هے - ان دونوں کے ساتهه ساتهه ایک تیسري قابلیت اور هے' یعني میں جانتا هوں که دروازه کهل سکتا هے - یهي چیز هے جسکو مینے سمجهه سے موسوم کیا هے - گویا یه تین چیزیں : انفعال' اراده' اور سمجهه' مظاهر هیں اس شے کے' جسکو مائنڈ کهتے هیں - اس لفظ کے مرادف لفظ بنانیکے لیے میں جناب کو توجه دلاتا هوں -

هاں تو اسطرح یه تین قوتیں انسان کے تمام اخلاق اور اعمال پر حکمراني کرتي هیں - یهي وه هیں جنکے نهونیسے انسان جانور هے اور جنکے هونیسے مگر غیر متناسب حالت میں' انسان ناقص هے' اور هونیسے اور به تناسب' وه کامل هے -

لیکن ان تینوں مظاهر کے ساتهه چاکرانه حیثیت سے حواس هیں- میں جلتے لیمپ کی چمني چهوتا هوں تو مجهپر اثر هوتا هے - فضاے آسمان میں درے چمنے دیکهتا هوں تو مجهپر اثر هوتا هے - زبان پر کوئي میٹهي چیزیں چکهتا هوں تو مجهپر اثر هوتا هے - مجهکو کو بانسري کے سنتا هوں تو مجهپر اثر هوتا هے - اور میں اپنے پچهلے تجربے کي بنا پر سمجهتا هوں که ایک چیز جلتي هے تو دوسري روشن هے وغیره وغیره -

اگر بچے میں سمجهه کي قابلیت نهیں هے تو کبهي بهي نهیں هوسکتي - لیکن حواس میں بهي کسي ایک کا نهونا ان تینوں قابلیتوں پر کچهه زیاده موثر نهیں هوسکتا - ایسي مثالیں بهي موجود هیں که تمام حاسوں کے نهونے پر یه تینوں قابلیتیں بهي معدوم پائي گئي هیں - پس اسطرح یه تینوں قابلیتیں اور حواس کسي نه کسي حد تـک ساتهه ساتهه هیں' اور یه اسوقت تک هر انسان میں صحیح حالت پر موجود هیں' جب تـک عناصر انساني میں کوئي کمي بیشي نهیں هوگئي هے - اگر دماغ سے دامغورس نکل گیا هے تو یقیناً سمجهه بهي نه هوگي - وغیره وغیره -

پس ظاهر هے که انسے هر شخص' جتنا هر حیثیت میں بیرونی اثرات سے موثر هونا ممکن هوتا' خواه وه آب و هوائي هوں ...راه سوشیل' یا اور کچهه' تو ضرور اخـلاق کے لحاظ سے بهي یکساں هوتے مگر ایسا کبهي نهیں هوتا' اور یه ان دوسرے اثرات کا موجود هے' وراثت پرالزام هي الزام هے -

جب یه ثابت هوگیا که وراثت اخـلاق میں کوئي دخل نهیں رکهتي تو هم پر اپني اولاد کے متعلق ایک ذمه داري اور عاید

---

(۱) یه ایک مستقل باب کي سرخي هے - اس [illegible] هوا - اسلیے [illegible] هے -

ہوگی - بچہ بالکل ہمارے اختیار میں ہے - خواہ اسکو ہم بڑی اصابت رائے والا ' بڑے اخلاق والا ' اور بڑی سمجھہ بوجھہ اور عقل و دانش والا بنائیں ' خواہ اسکو اسطرح تباہ کردیں ' جیسا کہ آجکل روزانہ ہماری جہالت سے تباہ ہو جاتے ہیں - مجھکو سیکڑوں بچوں کا تجربہ ہے ' اور سبکو جاہل ماں باپ کا شکار پایا ہے - یہ سخت درد ناک ہے - میں اُن حضرات سے جو بالیکاٹ میں نہایت تیز ہیں ' جو ہندوستانی یا اسلامی پالیٹکس میں بڑا حصہ لیتے ہیں ' بہ الحاح استدعا کرتا ہوں کہ وہ ذرا اسطرف بھی نظر کریں - مجھکو ڈر ہے کہ کہیں وہ نسل ' جو اب سے صرف دس سال بعد طیار ہوگی ' اپنی غلط کاریوں اور اپکی بے توجہی سے کالجوں ' اسکولوں اور یونیورسٹیوں کو بیکار ثابت نہ کردے - فقط

الہـــلال

سب سے پہلے تو میں آپکے ذوق علمی کا شکر گذار ہوں کہ ان مضامین پر آپنے توجہ فرمائی ' اور انکی ضرورت کا اعتراف فرماتے ہوے نقد و بحث کا دروازہ کھولا -

بڑی مصیبت یہ ہے کہ لوگوں کو ان چیزوں کا ذوق ہی نہیں ہے - بیشک ملک میں اخبارات و رسائل کے پڑھنے کا ایک ولولہ پیدا ہوگیا ہے ' لیکن سطحی و عام مضامین کے سوا ' کوئی نہیں جو خالص علمی مباحث و افکار کا خیر مقدم کرنے کیلیے طیار ہو -

روشنـــی کا ایک ھـــی ذریعـــہ

آپ اسکو نہیں مانینگے مگر میں کہونگا کہ جس گھر میں ایک ہی چراغ جلتا ہو ' اسکی تمام کوٹھریوں کی روشنی اسی کے دم سے وابستہ ہوتی ہے - اسے گل کردیجیے تو یہی نہوگا کہ درمیان کا گول کمرہ تاریک ہو جائیگا ' بلکہ آس پاس کی تمام کوٹھریاں بھی اندھیری ہوجائینگی ' کیونکہ چراغ ایک ہی تھا -

مسلمانوں کے ذوق و شوق کیلیے بھی ابتدا سے ایک ہی چراغ جل رہا تھا ' یعنے ولولۂ مذہبی ' اور جوش تعمیل احکام دینی کا - اس گھر کی اور جتنی کوٹھریاں تھیں ' اخلاق و تربیت کی ہوں ' یا حکومت و سیاست کی - علم و فن کی تحقیق و جستجو کی ہوں ' یا عمران و تمدن کی ' سب اسی چراغ کی روشنی سے منور تھیں - جس چیز کو وہ حاصل کرتے تھے ' مذہب کی راہ سے ' اور مذہب کے پیدا کیے ہوے ولولے سے - یہ کیسی عجیب بات ہے کہ مسیحی مذہب کے اصلی دور عروج میں علم و فن پر دور مظلمہ گذرا ' پر اسلام کا اصلی زمانۂ عروج وہی تھا ' جب گھر گھر علم و فن کے آفتاب درخشاں تھے :

یک چراغست دریں خانہ ' کہ از پرتو ان
ہر کجا می نگری انجمنے ساختہ اند

آج ہمارے ہزاروں علماے کرام ہیں - جا کر دیکھہ لیجیے وہ تفسیر و حدیث کو اُس ذوق و جانکاہی سے نہیں پڑھتے ' جس قدر محنت سے یونانی فلسفہ اور ارسطو کی منطق میں اپنا وقت ضائع کرتے ہیں - علم کلام میں بھی جتنا وقت صرف ہوتا ہے ' اسے بھی ارسطو ہی کے حصے میں منتقل کردیجیے کہ در اصل وہ علم کلام نہیں بلکہ فلسفۂ یونانی ہی ہے - (شرح مواقف) کو اگر آپ دیکھیں تو متعجب ہوں کہ کس فن کی کتاب ہے ؟

مگر ایسا کیوں ہے ؟ کیا موجودہ زمانے کے علما کی نسبت کہا جاسکتا ہے کہ حکماے یورپ کے سے خالص علمی ذوق اور علمی جذبات سے یہ سب کچھہ کرتے ہیں ؟ میں تو کچھہ بھی دوں مگر آپ حضرات کب کہنے لگے ؟

اصل یہ ہے کہ ہمارے تمام کاموں کی افتاد ہی ابتدا سے ایسی پڑی ہے کہ ذوق علم ' محبت وطن ' قوم پرستی ' سوسائٹی ' قانون ' غرضکہ ہر شے کا محور مذہب ہوگیا ہے - قدما نے فلسفہ کے حملوں سے بچنے کیلیے ضروری سمجھا کہ علما فلسفہ پڑھیں اور اس سے واقف ہوں - امام الحرمین اور امام غزالی نے نصاب میں داخل کردیا - نتیجہ یہ ہے کہ آج ایتھنیا اور اسکندریا کے تلامذۂ فلسفہ سے زیادہ شغف ' ہمارے علماے دینی کو یونانی فلسفہ سے پیدا ہوگیا ہے !

آپ کہیں گے کہ یہ تو ایک مذہبی خود غرضی ہوئی ' علم کو تو علم کیلیے پڑھنا چاہیے ' لیکن میں کہونگا کہ اس زمانے سے بھی نظر اوپر کیجیے ' اور ابتدائی صدیوں میں اسلامی ممالک پر نظر ڈالیے - آپکو نظر آئیگا کہ ہزاروں فدا کاران علم و مذہب ہیں ' جو تلاش و جستجوے مقصود میں اپنی زندگیاں صرف کر رہے ہیں - یہ بھی جو کچھہ تھا ' اسلام ہی کے پیدا کیے ہوے ولولے سے تھا -

آج بعض مستشرقین یورپ نے اسکی توجیہہ یہ کی ہے کہ جسقدر حکما ے اسلام تھے ' انکو اسلام سے واسطہ ہی کب تھا ؟ اور پھر جو کچھہ ہوا ایرانی و عجمی اثر سے ہوا ' یا شام و مصر کے مسیحی حکما کی صحبت سے - لیکن سوال یہ ہے کہ ایسے ہی ملحد اور غیر قوموں سے تمدن اخذ کرنے والے افراد ' مسیحی دور عروج میں کیوں نہیں پیدا ہوے ؟ پھر ان بیچاروں کو یہ خبر نہیں کہ ابن مسکویہ ' فارابی ' ابن رشد ' ابوبکر رازی ' وغیرہ کے دینی اعتقاد و اعمال کا کیا حال تھا ؟ اکابر معتزلہ سے بڑھکر علم دوست اور فلسفہ خواں کوئی گروہ نہیں ہوا ' لیکن سنئیے ہی اعمال مذہبی میں اُنسے زیادہ شدید التقشف ماوراء النہر کے فقہا بھی نہ تھے - کبیرہ گناہ کے مرتکب کو وہ مومن ہی تسلیم نہیں کرتے ! پس حقیقت یہ ہے کہ ساری روشنی اسی چراغ کے دم سے تھی - کوئی مانے یا نہ مانے مگر میں کہونگا کہ جب سے یہ چراغ گل ہوا ' ہمارے علم و فن کے تمام حجرے بھی تاریک ہوگئے -

---

اسی کو روشن کیجیے - اسلام ہی بتلاے گا کہ " و من یوت الحکمۃ ' فقد اوتی خیرا کثیرا ' و ما یذکر الا اولوا الالباب "

جدید تعلیم یافتہ اور افلاس علمی

یہ کیا بد بختی ہے کہ نصف صدی سے ہم میں نئی تعلیم پھیل رہی ہے - قدیم علما تو آپ لوگوں کے نزدیک جہل و نادانی میں پڑے ہیں ' پھر بھی وہ اپنی عزیز عمریں اُن علوم کے حصول میں صرف کر رہے ہیں ' جنکو اپنے عقیدے میں بہتر و اعلی سمجھتے ہیں - فرمایئے کہ نئے تعلیم یافتہ گروہ میں ابتک کتنے فلسفہ داں ' کتنے سائنس کے ماہر ' کتنے مصنف ' کتنے مترجم ' اور کتنے ارباب صحائف و مجامع پیدا ہوے ؟

ہر سال کتنے مسلمان طلبا ہیں جو بی - اے کے بعد آگے قدم بڑھاتے ہیں ' مگر میں نے کبھی نہیں سنا کہ انھوں نے ایم - اے میں فلسفہ لیا ہو - اکثر تو عربی وغیرہ لیکر بآسانی اس مرحلے سے گذر جاتے ہیں ' اور بعضوں نے بہت ہمت کی تو علم ادب لے لیا - اور وہ بھی کم ہیں -

سر چشمـــۂ علـــم کی خشک سالی !

(علی گڈہ) کالج کا نام لیجیے تو لوگوں کو ضیق النفس کا دورہ شروع ہوجاتا ہے ' مگر کیا کیجیے کہ جو محبت اسکے نادان پرستاروں کو اسکے نقایص کے چھپانے کا مشورہ دیتی ہے ' وہی محبت نکتہ چینوں سے اسکے نقایص پر خون کے آنسو بھی رلاتی ہے - کوئی خدا کیلیے مجھے بتلاے کہ اس مرکز اسلامی ' اس کعبۂ مسلمین ' اس قبۃ الاسلام ' اس قرطبۂ وقت ' اس غرناطۂ عصر ' اور اس کیمبریج اور آکسفورڈ کے بروز وجود ظلی نے اشاعت علوم جدیدہ و فلسفہ کا آجتک

کیا سامان کیا ؟ کونسي سوسائٹي قائم کي ؟ کتنے طلبا پیدا کیے ؟ اور وهاں کے نکلے هوے اشخاص میں سے کتنے هیں جنهوں نے فلسفۂ و علوم جدیدہ کي کتابوں کے ترجمے کیے هوں یا انپر کتابیں لکھي هوں ؟

آپکو تعجب هوگا که مصر میں اسوقت هائي اسکول سے زیادہ تعلیم نہیں هے ، اور یه انگلستان کي علمي سر پرستیوں کا حال هے - البته بیروت میں امریکن مشن ' اور جیسوٹ فرقے نے کالج قائم کیے هیں - لوگوں کے سطحي مذاق ' اور محض علوم یورپ کے بعض اسما ؤ رسوم رٹ لینے کا وهي حال هے جو یہاں هے - تا هم اگر آپ قلم دارات پاس رهیں تو میں پچاس سے زیادہ کتابوں کي فہرست لکھوادوں جو موجودہ علوم و فنوں کے متعلق واقعي صحت و ثقاهت ' اور واقفیت و علم کے ساتھ ترجمه کي گئي هیں یا مستقلا لکھي گئیں هیں - اور ویسے غیر معتبر کتابیں اور سطحي تو صدها هیں !

لیکن فرمایئے ' نئے تعلیم یافته گروہ نے اردو کیلیے کیا کیا ؟

یـــا لـلعجب !

مجھکو تو بعض وقت غصه بھي آتا هے اور هنسي بھي - کیا مزے کي بات هے که آج جو لوگ اپنے تئیں الحاد کا نقیب سمجھتے هیں ' جنکو علم و مذهب کے معرکے کے نظارے سے فرصت نہیں ' جنهوں نے اسلام کے شکست کا پورا فیصله کرلیا هے ' جو نئے علوم اور نئے فلسفه کے مناقب و فضائل کا ایک سیلاب عظیم اپنے حلق کے اندر سے بہا سکتے هیں ' انکے سرمایۂ علم کا یه حال هے که فلسفه کي مبادیات تک پر ایک مختصر تقریر کي خواهش کیجیے تو منه تکنے لگیں ! ! آجتک اتني بھي توفیق کسي کو نہیں ملي که هم کو اتنا تو بتلا دیتا که نیا فلسفه هے کیا چیز ؟ اور قدیم و جدید میں فرق کیا هے ؟

الحاد نتیجه سمجھا جاتا هے شیوع علم کا ' پھر یه کیا هے که هم میں الحاد جہل مطلق کے ساتھ جمع هوگیا هے ؟

بسوخت عقل ز حیرت که این چه بوالعجبیست !

انصاف کیجیے که یه کیسي شرم و غیرت کي بات هے که جو لوگ یورپ کي زبانوں کي تحصیل کریں ' وہ علوم و فنون جدیدہ سے غافل هوں ' اور جن لوگوں کا مایۂ تحصیل یه نہیں هے ' وہ آپ کے لیے کوشش کریں ؟

ایک درد انگیز تجربه

کئي سال سے چاهتا هوں که کم از کم اتنا تو هو که اردو زبان میں ایک مختصر مگر جامع تاریخ فلسفه مرتب هو جاے ' جس میں قدیم فلسفه کے مختلف ادوار و مذاهب کي تشریح کے بعد نئے فلسفے کي ابتدائي تغیرات سے تاریخ لکھي جاے ' اور اسکے مختلف انقلابات اور مختلف اسکولوں کو اس خوبي سے بیان کیا جاے که معلوم هو سکے که فلسفه کا اس وقت تک کل سرمایه کیا هے ؟ اور قدیم و جدید کا ما به الامتیاز و اختلاف کس درجه هے ؟

میں نے کتابیں جمع کیں - کسي ایک کتاب کا ترجمه نہیں چاهتا تھا ' بلکه بطور خود اخذ و التقاط کے بعد ایک مستقل تصنیف -

میں نے ایسے تعلیم یافته مسلمانوں کو تلاش کرنا شروع کیا جو فلسفه سے واقفیت رکھتے هوں ' اور اس کام میں مجھے مدد دیسکیں - تلاش کا جو نتیجه نکلا وہ میرے لیے نہایت درد انگیز تھا ' میں جانتا تھا که تعلیم یافته مسلمانوں میں علم کا ذوق نہیں ' مگر اس درجه مایوسي کا تو مجھے کبھي تصور بھي نہیں هوا تھا - اول تو کسي نے حامي هي نہیں بھري ' پھر بعض اصحاب ملے بھي ' تو اول هي صحبت میں معلوم هوگیا که اس میدان میں مجھه ناواقف سے بھي گئے گذرے هیں - صرف ایک صاحب ایسے ملے ' جنسے واقعي مدد ملتي مگر مشیت الهي نے یک جائي کا موقعه نہیں دیا - اپکو تعجب هوگا که بالآخر جب هر طرف سے مایوس هوگیا تو ایک هندو تعلیم یافته شخص نے مجھپر رحم کھایا ' اور جو کچھه هونا تھا وہ اسي کي مدد سے هوا !

یه کیسي عجیب بات هے که ایک شخص اردو میں ' اور اُس اردو میں جسکے هندوستاني لغۃ عمومي (لنگوافرینکا) هونے کے هنگاموں سے تمام ملک میں ایک طوفان تحریر و تقریر برپا هوا کرتے هیں ' ایک مسلمان شخص کتاب مرتب کرے ' اور اسکو جسقدر مدد ملے ایک تعلیم یافته هندو سے ! افسوس !

کامل اس فرقۂ زهاد سے اٹھا نه کوئي
کچھه هوے تو یہي رندان قدح خوار هوے !

ان باتوں کے لکھنےکي یہاں چنداں ضرورت نه تھي ' لیکن یقین کیجیے که میرا دل ان حالات کي ایک نہایت سخت ٹیس اپنے اندر رکھتا هے - میں انگریزي تعلیم یافته جماعت کے افلاس علمي اور شدت جہل کے درد سے زخمي هوں - ذرا سي بھي ٹھیس لگتي هے ' تو اپنے خیالات کے اظہار میں مجبور هو جاتا هوں !

افسوس که هم نے اپنے قدیم علوم ' اپني پراني سوسائٹي ' اپنے گذشته اخلاق و آداب ' حتی که اپني قومیت اور مذهب تک نئي تعلیم اور یورپ کے نئے علوم و فنون کیلیے دیدیا ' لیکن یه کیا قهر الهي اور کیا بد بختي هے که اسپر بھي وہ جنس همیں نہیں ملني تھي اور نہیں ملي - جیب تو خالي هوا مگر دا حسرتا که هاتھه بھي متاع سے خالي هے !

مـــذا کـرۂ علمیـــه

الهلال میں " مذاکرۂ علمیه " کا باب اسي غرض سے رکھا که اپني بساط کے مطابق کچھه نه کچھه لکھتا رهونگا - لیکن انصاف کیجیے که انسان هوں اور هاتھه سے لکھتا هوں ' لکھنے کي کوئي مشین میرے پاس نہیں هے - دماغ تو الحمد لله که فضل الہي سے جواب نہیں دیتا ' مگر وقت اپني قدرتي مقدار کار میں میرے ساتھه خاص رعایت کیوں کرنے لگا ؟

پھر الهلال کي ضخامت بھي معدود - اسي خیال سے (البیان) کا ارادہ کیا ' دو نمبر اسکے مرتب کر کے رکھدیے ' لیکن معمولي معین کار بھي میسر نه آے ' مجبوراً ملتوي کر دینا پڑا اور اب کسي نه کسي طرح نکالونگا -

آجتک کتنے اشخاص هیں جنهوں نے الهلال کے کسي باب میں بھي کوئي مضمون لکھا یا میري مدد کي ؟ لوگوں کي زبانوں کو تقریروں میں اور قلموں کو تحریروں میں دیکھیے تو معلوم هوتا هے که خدمت علم و دین کے ملائکۂ مقدسین هیں ' جنکو خدا نے مسلمانوں پر رحم کھاکر بھیجدیا هے - لیکن کام کرنے کیلیے مستعد هوییے تو پھر معلوم هوتا هے که وہ تمام هنگامۂ حرکت کا طوفان بپا کرنے والے اجسام حیه ' لاشوں کے ڈھیر یا پتھر کي مورتوں سے زیادہ نه تھے ! فانظر ! کیف ضربوا لک الامثال ' فضلوا ' فلا یستطیعون سبیلا (۱۷ : ۵۱) -

خود نه لکھیں تو کم از کم اتنا هي کریں که جو کچھه لکھا جاے اُسے زندہ آدمیوں کي طرح پڑھیں ' اسکي نسبت بحث و مذاکرہ کریں ' اعتراض و نقد کا سلسله شروع کریں ' مراسلۂ و مناظرہ کي نوبت آے ' اس سے اتنا تو هوگا که آگے کو کام کرنے کي راہ صاف هوگي ' کام کے حسن و قبح کا فیصله هوگا ' نیز ایک وجه تشویق و ترغیب نکل آئیگي -

بهر حال میں آپکا کمال شکر گذار هوں که آپنے ان چند ابتدائي اور محض سرسري طور پر لکھے هوے صفحوں کو اپنے علمي ذوق کے

[بقیه مضمون کے لیے صفحه ٦٠ ملاحظه هو]

مراسلات

قسطنطنیه کي چٹھي

—:•:—

هنـــدوستـــان کا اولیـــن طبـــي وفـد

— * —

کچھه عرصه هوا میں نے آپ کے کالموں کے ذریعه سے اطلاع دي تھي که همارا طبي وفد جو انگلستان سے آیا ھے ' هندوستان کا پہلا هلال احمر وفد ھے کیونکه جمله ممبران وفد نه صرف هندوستاني هیں بلکه انگلستان سے روانه هونیکے قبل هم نے اپنے وفد کا نام بھي هندوستاني هلال احمر رکھا تھا -

مدراس کے اخبار محمدن مورخه ١٧ - فروري سنه ١٣ - میں ایک مضمون The First Indian Medical Mission کے عنوان سے شایع هوا ھے اور جو مشن بمبئي سے یہاں آیا ھے ' اُس کو یه نام دیا گیا ھے - اور غالباً کلکته کے ڈاکٹر سہروردي کے تار برقي کے پیغام کي بنا پر اس مضمون کي اشاعت کي نوبت آئي ھے -

بہر کیف میں اطلاعاً عرض کرتا هوں که هندوستاني پہلا طبي وفد همارا ھے اور هم نه صرف بمبئي مشن سے کہیں پہلے یہاں پر وارد هوے بلکه هم نے اُس سے کہیں پہلے حیدر پاشا خسته خانه میں چارج بھي لے لیا تھا - لہذا هم اعلان کرتے هیں که بمبئي طبي وفد کے ارکان و نیز "محمدن" و دیگر اخبارات جنہوں نے یه غلطي کي ھے که بمبئي وفد کو اول قرار دیا ھے ' اپني غلطي کا اقرار کرکے بمبئي مشن کو آیندہ اس نام سے یاد نه کریں ' اور اُس نام کو جس کے هم بہر طور مستحق هیں ' غصب کرنے کي ناجایز کوشش نه فرمالیں -

صباح ' اقدام ' و دیگر ترکي اخبارات کے علاوہ همارے پاس حیدر پاشا خسته خانه کي زبردست شہادتیں موجود هیں ' جن کے هوتے هوے اس قسم کي حرکتیں محض عبث هیں - و السلام

انشاء الله آیندہ هفتے پوري کیفیت سے مطلع کرونگا -

بندہ حسن عابد جعفري
انریري سکریٹري اول هندوستاني طبي وفد } قسطنطنیه

الهـــلال

تعجب ھے که اسلام کا یورپ سے آخري وفد حیات خون کے سیلاب میں بہتا هوا واپس آ رہا ھے ' اور آپ لوگوں کو صرف اپنے "پہلے وفد" هونے هي کي پڑي ھے ؟ آپ انگلستان سے گئے' اور لوگ هندوستان سے ' مگر سب کا مقصد خدمت مجرد حین اسلام و اداے فرض دیني و اخلاقي تھا ' پھر اب تمام لوگوں کي نظر صرف اپنے فرض هي پر رهني چاهیے' نه که ایک دوسرے کي مخالفت ' اور "پہلے" اور "اخري" هونے پر - میں رنج و غم کے ساتھه اغاز ارسالیات طبیه سے وہ سب کچھه دیکھه رہا هوں ' جو هماري اخلاقي بدبختي همکو دکھا رهي ھے - هر شخص چاهتا ھے که ارسال وفد کي شہرت کو اپنے چنگل سے نکلنے نه دے - پھر اس راہ میں جن جن جائز و نا جائز طریقوں سے کام لیا جاسکتا ھے ' اس سے دریغ نہیں - جب کسي قوم کے برے دن آتے هیں ' تو اسکے اچھے کاموں میں بھي برائي پیدا هو جاتي ھے -

مجلس خـــدام کعبـــه

— * —

از مسٹر مشیر حسین قدوائي - بیرسٹر اٹ لا - لکھنو

* * *

یریدون لیطفئوا نور الله بافواههم و الله متم نورہ ولو کرہ الکافـرون

— * —

کفار چاهتے هیں که الله کے نور کو اپنے منه کي پھونک سے بجھادیں لیکن الله اپنے نور کو کمال تک پہونچاکر رهیگا ' چاهے کافر خلاف هوں -

—:•:—

یه اسکیم انجمن "خدام کعبه" کي ھے جو میرے دوست مسٹر قدوائي نے مرتب کرکے غالباً وسط جنوري میں بھیجدي تھي ' اور اسکو الهلال کے علاوہ بصورت ایک رسالے کے شائع کرنے کا بھي ارادہ تھا ' مگر میں نے اسکو کاغذات میں رکھدیا اور آجتک شائع نہیں کیا -

اس تجویز کي ضرورت اور اهمیت سے کسي مسلمان کو انکار نہیں هوسکتا - یقیناً کام کرنے کي آخري ساعت سے هم گذر رہے هیں ' اور یه موسم خالي گیا تو پھر ناکامي و نا مرادي کے سوا کچھه نہیں - لیکن اس قسم کے اهم کاموں کیلیے مقدم امر یه ھے که اسکے تمام پہلوؤں پر کمال تدبر و تفکر کے ساتھه غور کرلیا جاے' اور طبیعت کے پورے اطمینان ' اور عزم کے انتہائي رسوخ کے بعد قدم اٹھایا جاے -

جو قدم اسطرح اٹھتے هیں ' انکے لیے پھر نه تو ٹھوکر هوتي ھے ' اور نه رجعت -

یه ' اور اسکے علاوہ اور متعدد پیرایۂ عمل سامنے تھے ' مگر میں کسي اور هي فکر میں تھا - بہر حال اب چونکه بیٹھنا نہیں بلکه کسي نه کسي طرف چلنا هي ھے' اسلیے اپنے افکار کے اعلان پر آمادہ هوگیا هوں - اور ساتھه هي مسٹر قدوائي کے الفاظ میں اس اسکیم کو بھي شائع کردیتا هوں - تاکه لوگوں کو غور و فکر اور مشورے کا موقعه ملے - مسٹر

[بقیـه مضمـون پہلے کالم کا]

هم تمام مسلمانان هند آپکے اور نیز آپکے همراهیوں کے شکر گذار اور سچے دل سے معترف هیں که اپ لوگ انگلستان میں رهکر اس خدمت ملي کیلیے مضطرب هوے ' اور یقیناً سب سے پہلے قسطنطنیه جاکر اپنے برادران دیني کي خدمت گذاري شروع کي - لیکن خدا کیلیے اپنا وقت ان بحثوں میں صرف نه کیجیے اور جو لوگ اپنے تئیں "پہلا وفد" کہنے کي اس مسلمانوں کي "اخري ساعات" میں بھي نا گزیر ضرورت دیکھتے هیں' انکو اس دولت عظمی سے مستفیض هونے دیجیے - ان اغراض سے کوي دیني و دنیوي نفع حاصل نه هوگا - اجکل هندوستان کے طبي وفدوں نے بھي مسلمانوں کي رسوائي کا ایک نیا سامان پیدا کردیا ھے - لڑتے هیں ' جھگڑتے هیں' ایک ایک وفد کے تین تین مالک و دعویدار پیدا هوتے هیں ایک دوسرے کو بدنام کرتے هیں - یقین کیجیے که قومي بدبختي نے بھي معلوم نہیں ... ولقد اخذناهم بالعذاب ' فما استکانوا لربهم وما یتضرعون ...

موصوف نے اس اسکیم کي تمہید کو نہایت شرح و بسط سے لکھا تھا ' لیکن میں نے بخیال اختصار ' تمہید اور بیان ضرورت کے بعض حصے نکالدیے - زیادہ تر اس خیال سے کہ اب ضرورت تو سب کے سامنے پوري وضاحت سے آگئي ہے - اصلي شے تجویز ہے - (ایڈیٹر)

کچھہ شبہہ نہیں کہ اللہ اپنے نور کا خود محافظ ہے - مگر کیا ہم اوس نور کي امانت اپنے پاس رکھنا نہیں چاهتے ؟ کیا اُس نور کي حفاظت کے لیے اوسے کسي دوسري قوم کو چُننا پڑیگا ؟ کیا امت محمدیہ کي موجودہ نسل اُس نور کی امین نہ رهیگي ؟

دو سال سے هماري شدید ازمائش هو رهي ہے - کتنے مسلمان طرابلس میں شهید هوئے ؟ کتنے بلقان میں فدا هوے ؟ ظالموں نے همارے بھائیوں کے خون بہانے هي پر اکتفا نہیں کیا ' بلکہ مقبوضہ مقامات کے اسلامي متبرک جگہوں تک کو بے حُرمت کیا - اونکو اصطبل بنایا ' اور اُنسے گرجے کا کام لیا ! -

اب بھي بلقان کي متفقہ قوتیں اور اونکے ساتھہ تمام عیسائي دول اس بات پر مستعد هیں کہ ایڈریا نوپل کا مقام جہاں خلفاء کي قبریں اور مسجدیں هیں ' مسلمان دولة کے هاتھہ سے نکال لیں -

هم مسلمانوں پر رعب بٹھانے کے لیے بلگیریا قسطنطنیہ پر ' جہاں مسجد صوفیا اور مزار مقدسہ هیں ' قبضہ کرنا چاهتي تھي -

مشہد مقدس کا جو حال هوا ' وہ کسي پر پوشیدہ نہیں - جب بیسواں صدي میں بھي عیسائیت اور تہذیب مادي کا یہ ولولہ ہے تو اس بات کي اسوقت کیا ضمانت ہے کہ خدا نخواستہ کعبہ اور مدینہ کا بھي یہي حال نہ هوگا ؟ هم لوگوں کو کافي سبق اسبات کا ملگیا ہے کہ هم کسي دوسري قوت یا مذهب پر کوئي بھروسہ نہ کریں - اپنے مقدس مقامات کي حفاظت اور خدمت کي فکر هم هي کو کرنا هوگا -

بھائیو ! عیسائي دولتوں کا کیا ذکر ' تمکو اب اپنے اسي ایک قوم یا فرقہ پر بھي اپنے مقدس مقامات کو نہ چھوڑنا چاهیے - ترک هوں یا ایراني - یہ بیچارے تنہا یا متفقہ بھي کثیر التعداد دشمنوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے - کوئي ایک قوت دس قوتوں سے مقابلہ نہیں کر سکتي - مادي تہذیب کے پیرو قوت هي کو حق سمجھتے هیں ترک جانوں پر جانیں دے رهے هیں - انکي بیبیاں بیوا هو رهي هیں - اونکے بچے یتیم هیں - اونکے گھر اجڑ رهے هیں اور انکي زراعتیں پامال هو رهي هیں - پھر بھي وہ اکیلے کیا کر سکتے هیں ؟ سلطان کیلیے اپنے اجداد کے مزارات هي کو دشمنوں کے دست تصرف سے بچانا دشوار هوگیا ہے - تمام عیسائي قوتوں کا دباؤ اونکے خلاف ہے - پھر اسکا کیسے اطمینان هو کہ جب خانہ کعبہ ' مدینہ طیبہ ' بیت المقدس ' اور کربلاے معلی کي طرف دشمنوں کا اجتماع هوجائیگا ' تو وہ اونکي حفاظت کر سکینگے ؟

یہ بھي تو معلوم هو کہ اسلام کے مقدس مقامات کي عزت اور حفاظت کا فرض اکیلے ترکوں هي کے ذمہ کیوں هو ؟ ؟

مسلمانو ! یا تو تم آج سے اپنے کو مسلمان کہنا چھوڑ دو ' اور یا سب کے سب ابھي سے تیار هو جاؤ کہ تم سب اپنے اسلام کے مقدس مقامات کي خدمت اور حفاظت کروگے ' اوسکے لیے مستقل ذرائع اور تدابیر عمل میں لاؤگے ' اور اسلام کو کسي کي نگاهوں میں ذلیل هونے نہ دوگے -

باوجود مسلمانوں کے اسوقت کے جوش و خروش کے ' طرابلس ' سلونیکا و برقہ کي مسجدیں بے حرمتي سے نہ بچ سکیں - اور آج ایڈریا نوپل کي مسجدوں اور مزاروں کو بھي غیر اسلامي هاتھوں میں دیدینے کیلیے شدید زور ڈالا جا رها ہے -

پس اگر همکو واقعي اپنے مقدس مقامات عزیز هیں - اگر همکو واقعي اپنے مذهب سے محبت ہے - اگر هم حرم محترم کو گولہ باري سے محفوظ رکھنا چاهتے هیں - اگر هم اپنے هادي اور دنیا کے اعلی ترین انسان کي قبر کو کفار کے حملے سے بچانا چاهتے هیں - اور شهید کربلا کے مزار کا حال امام رضا کے مزار کا سا نہیں هونے دینا چاهتے - اور اگر هم بیت المقدس کو بلگیریا یا روس کے پنجوں میں جانے دینا نہیں گوارا کرسکتے ' تو اب همکو ضرور مستقل صورت تمام مقدس مقامات کي حفاظت اور خدمت کي نکالنا چاهیے -

هم سب پر فرض ہے کہ هم اسکا انتظام کریں کہ همارے مقدس مقامات کي حالت درست رہے - وهاں مسلمانوں کے جانے آنے میں آرام اور آساني هو - وهاں حفظان صحت وغیرہ کا انتظام معقول هو - اون سے اسلام کے سے عظیم الشان اور باسطوت و جبروت مذهب کي عظمت اور تقدس کا پتہ چلتا رہے - اور کوئي دوسرا مذهب اون مقدس مقامات کي طرف کبھي بھي نگاہ بد سے دیکھنے کي جرأت نہ کرسکے -

(تجویز)

— * —

انهي اغراض کو مد نظر رکھکر یہ تجویز ہے کہ ایک انجمن " خدام کعبہ " کے نام سے قائم هو - اوسے ملکی معاملات سے تعلق نہ هوگا - وہ محض اسلامي انجمن هوگي - اور کوشش اسبات کي کي جاویگي کہ هر مسلمان اوسمیں شریک هو ' اور اسلام کے مقدس مقامات کي خدمت پر کمر بستہ هو جاے - یہ انجمن اور مذاهب سے یوں بے واسطہ رهیگي ' لیکن اگر دوسرا کوئي مذهب اوسکي مدد کرے تو وہ بھي حسب امکان اوسکا عیوض کریگي - امن اور آزادي اوسکي پالیسي رهیگي -

هندوستان کے مسلمانوں سے امید ہے کہ وہ اپنے ملک کي انجمن خدام کعبہ میں پورا حصہ لیں گے - اوسکي ممبري کا چندہ بہت کم مثلا ایک روپیہ سال رکھا جاوے گا - جو مسلمان اسقدر دے سکتے هیں ' اوسکے ممبر هونگے - اور جو نہیں دے سکتے وہ جو کچھہ دے سکیں گے ' دیں گے - یا جس طرح هو سکیگا خدمت گذاري مقامات محترمہ میں حصہ لیں گے - هر مسلمان جو میلاد رسول کریم کي تقریب کرتا ہے ' کچھہ حصہ حفاظت مزار مقدس کے لیے نامزد کردیگا - هر شخص جو عزاداري کرتا ہے ' کچھہ حفاظات کے لیے بھي دیدیا کریگا - هر خوشي اور هر غم کے موقع پر جہاں اور مراسم کے انجام دینے میں اکثر صرف هوتا ہے ' وهاں اوسي میں سے کوئي رقم خواہ کیسي هي خفیف کیوں نہو ' حفاظات کعبہ معظمہ کے نام سے نکالدي جایا کریگي - اور اس طرح هر مسلمان کچھہ نہ کچھہ حصہ اپنے مقدس مقامات کي خدمت میں لیگا تو ایک معقول رقم سال بہ سال آتي رهیگي - اس میں سے کچھہ تو مقدس مقامات کے راہ آمد و رفت کي درستگي یا وهاں سراے اور هوٹل وغیرہ بنانے کے کاموں میں صرف هوگي ' اور اگر اللہ نے فضل کیا اور مسلمانوں نے دل سے محنت کي تو حجاج کے لیے انجمن خدام کعبہ خود اپنے جہاز خرید سکے گي ' جنمیں هندوستاني کھانے وغیرہ اور نماز و طہارت وغیرہ کا عمدہ انتظام کیا جائگا -

لیکن اپنے زیادہ حصہ آمدني کو انجمن خدام کعبہ ' مقدس مقامات اسلام کي حفاظت کے لیے محفوظ رکھیگي - یہ امر کہ روپیہ کہاں جمع هوگا اور اسطرح صرف هوگا ؟ خدامان خدام کعبہ اور مجلس انجمن خدام کعبہ کے تصفیہ پر رهیگا -

جو اسکیم اسوقت میرے ذهن میں اس انجمن کي ہے ' وہ حسب ذیل ہے -

اس انجمن کا هندوستان کے کسي شهر میں ایک صدر مقام هوگا - دهلي - لکهنو - کلکته یا کوئي مقام جو بعد کو تجویز هو - صدر انجمن کے دو سکریتري هونگے - صدر انجمن کي شاخیں هر هر ضلع میں ' اور هر هر ضلع کي شاخیں هر هر قصبه اور گاؤں میں ' جهاں چار مسلمان بهي هوں ' قائم کي جاینگي - هر هر شاخ کا ایک خادم خدام هوگا - هر شاخ اپنے قواعد و ضوابط میں مختار هوگي ' مگر اسکو کسي اصولي مقصد صدر انجمن سے اختلاف کي اجازت نه هوگي - هر شاخ کو صدر انجمن کے پاس اپنے قواعد اور اپنے اراکین انجمن خادمان کعبه کي فهرست بهیجنا هوگي -

خادم کعبه وه شخص هوگا ' جو ایک روپیه سال صدر انجمن خواه کسي شاخ کو ادا کر کے اپنا نام لکهادے - چنده سالانه ایک روپیه هر خادم کعبه کے لیے هوگا - لیکن وه لوگ جو اسقدر بهي نهیں دیسکتے ' اور خدمت کعبه میں دوسري طرح سے حصه لیتے هیں ' یا دوسروں سے مدد دلاتے هیں ' وه بهي کسي خادم خدام کعبه کی سفارش پر انجمن کے ممبر هوسکیں گے - هر خادم کعبه کا فرض هوگا که وه جسقدر رقم یا جو معاونت انجمن خادم کعبه کے لیے حاصل کرسکتا هے ' اس سے دریغ نه کرے -

صدر انجمن خدام کعبه کي ایک شاهي مجلس هوگي ' جسمیں کم سے کم دس مقامي خدام کعبه رکن هونگے ' اور هر هر ضلع سے دو ' اور في شاخ ایک شخص مجلس صدر انجمن کا رکن مقرر هوسکیگا -

مجلس صدر انجمن کو حلقهٔ خدام کعبه کهینگے - کورم حلقه کا کم سے کم تین رائیوں کا هوگا - جهانتک ممکن هوگا حلقه خدام کعبه میں خادم خدام کعبه هي داخل هونگے - هر خادم کو خواه وه صدر کا هو یا ضلع کا ' یا دیهات کا ' یه حلف لینا هوگا که وه :

اسلام کي خدمت سے کبهي دریغ نه کریگا - انجمن کے کسي راز کو اگر مجلس مقرر کردے ظاهر نه کریگا - کعبه اور مدینه کي حفاظت کے لیے اپني جان و مال سے حاضر رهیگا اور جو قوم اور جو مذهب که ان مقامات کو مسلمانوں کي حکومت سے نکالنے کا قصد کرے ' یا مسلمانوں کے هاتهه سے نکالنے کي کوشش میں حصه لے ' اُس قوم سے اور اُس مذهب سے جو اُس قوم کا مذهب هو ' دشمني رکهیگا ' اگر اُس مذهب کي کسي دوسري قوم نے حفاظت حرمین میں عملي مدد نه دي هو -

پانچ هزار روپیه سال تک کا خرچ مقاصد انجمن کے سرانجام دینے کے لیے حلقه خدام کعبه کي منظوري تحریري یا زباني سے هوگا - لیکن پانچ هزار سے زیاده کي رقم جب خرچ کرنا هو ' تو تمام خادمان خدام کعبه کي رائیں ' خواه وه شریک حلقه هوں یا نه هوں ' لینا ضروري هوگا -

هر اختلافي امر کا تصفیه کثرت راے سے هوا کریگا -

شاخوں کا صرف جو بهت تهوڑا هونا چاهیے ' خادم مقامي خدام کعبه کے چنده سے نکال سکیگا - لیکن هر خادم کعبه کے معائینه کے لیے اوسکا حساب تیار رهیگا - اور هر ماه اخراجات مقامي کا حساب صدر انجمن کے پاس روانه کیا جایگا -

هر شاخ سے باقي کل رقم جو چندے یا عطیات سے وصول هو ' فوراً صدر انجمن خدام کعبه کو بهیجي جاریگي اور رسید دستخطي خدام کعبه کي منگالی جاریگي -

هاں کوئي اور جو چهوٹي بڑي رقم کسي انجمن خدام کعبه کے لیے وصول کرے ' اوسکو اوسکي رسید انجمن دینا لازمي هوگا - رسید بهیسں دونوں یا کسي ایک سکریتري صدر انجمن کے دستخطي هونگي - دستخط نه هو تو مهر کا هونا لازمي هوگا - صدر کے خادمان خدام کعبه اپني متفقه راے سے ایک هزار روپیه سال تک مقاصد انجمن کے سر انجام دینے میں صرف کرسکتے هیں - اس سے زیاده کے لیے ارنکو حلقه کي رائیں لینا ضروري هوگا -

بیت المال انجمن خدام کعبه وهاں هوگا ' جهاں مجلس تجویز کرے - لیکن پانچ هزار کي رقم خادمان خدام کعبه اپني متفقه راے سے صدر مقام کے کسي محفوظ بینک کے کونت اکاونت میں رکهنے کے مجاز هونگے - اور جب روپیه نکالنے کي ضرورت هو تو چک پر دستخط دونوں خادموں کے هونگے -

انجمن صدر اور نیز شاخوں کا فرض هوگا که وه وقت ضرورت هر خادم خدام کعبه کي مدد کریں ' اور اگر وه یوں انجمن کا کام نه کرسکے تو اوسکے کهانے کپڑے کے لیے مناسب رقم تجویز کردیں - خدام کعبه میں سے جو شخص حج یا زیارت کو جانا چاهے ' اوسکي واجبي اعانت اور آرام کے لیے انتظام کردینے کیلیے خادم خدام کعبه صدر انجمن کے خادمان کو اطلاع دیگا ' اگر وه شخص [illegible] هیگا -

اگر مناسب سمجها جاریگا تو صدر انجمن بمش[illegible] ه خدام کعبه کوئی امتیازي پوشاک خادمان خدام کع[illegible] ے مقرر کریگي یا خدام کعبه کے لیے کوئي امتیازي پهول [illegible]وسري علامت تجویز کردیگي -

اس انجمن سے انشیورنس کمپني کا کام بهي اسطرح لیا جاسکے گا که جو شخص خود ایک دم سے حج کے مصارف برداشت نهیں کرسکتا اور کوئي خاص رقم جیسے پچاس روپیه سال برابر انجمن کو دیتا هے ' دو تین سال بعد انجمن سے تیسرے درجه کا ٹکت آمد و رفت اور ڈهائي سو روپیه تک کي رقم حاصل کرسکیگا -

مرقومه بالا تجویز بهت کچهه ناقص هوگي اور پبلک کے سامنے اسی غرض سے پیش کي جاتي هے که اخبارات میں یا بذریعه خط و کتابت کے هر مسلمان اسپر غور و فکر کے بعد نکته چیني کرے - تاکه پورے غور اور مشورے کے بعد ایک مکمل اسکیم تجویز هوجاے -

یه بتا دینا ضروري هے که انجمن خدام کعبه کے قائم کرنے یا نه کرنے کا مسئله اب زیر بحث نهیں - سمجهنا چاهیے که انجمن قائم هوگئي هے -

جو کچهه زیر غور هے وه یه هے که قواعد و ضوابط کیا هوں اور اسمیں هر مسلمان کو حق هے که وه اپني راے دے - مگر جلد - اسلیے که اب زباني باتوں کا اور ریزولیوشنوں کے پاس کرنے کا وقت نهیں - زباني جوش و ولولے کي بهي پرواه نهیں کی جاتي ' اسلیے که بعض مکار دهوکا دیدیتے هیں که ولوله مصنوعي هے - یا صرف چند شخصوں هي کا پیدا کیا هوا هے -

---

الهلال کی ایجنسی

—:○*○:—

هندوستان کے تمام اردو ' بنگله ' گجراتي ' اور مرهٹي هفته وار رسالوں میں الهلال پهلا رساله هے ' جو باوجود هفته وار هونے کے ' روزانه اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت هوتا هے - اگر آپ ایک عمده اور کامیاب تجارت کے متلاشی هیں ' تو اپنے شهر کیلیے اسکے ایجنت بن جائیے -

فہـــرست

زر اعانـــۂ دولت علیۂ اسلامیـــہ

—:o:—

(۱۹)

بسلسلۂ اشاعت گذشتہ

— * —

	پائي	آنه	روپيه
چنا کہائی کنجڑا	•	۱	•
محمد علي حسين	•	۶	•
کريم بخش	•	۲	•
محمد بخش	•	۳	•
محمد حسين	•	۲	•
غلام نبي	•	۲	•
غلام مصطفى	•	۲	•
رحيم بخش	•	۲	•
محمد بخش ولد حسين	•	۲	•
گہاسي	•	۱	•
سليم خياط	•	۴	•
خيكا شاہ	•	•	۱
عبدالله	•	۲	•
محمد بخش	•	۴	•
علي بخش	•	۱	•
بدهن	•	۲	•
پير بخش	•	۴	•
رمضان	•	۴	•
خان	•	۶	•
عظام الله روغن گر	۳	۳	•
محمد شفيع	•	۴	•
ميانجي نتهو	•	۴	•
نتهو جهوجه	•	۴	•
جهنو قصاب	•	•	۱
مہرو ولد بالے قصاب	•	•	۱
شيدو ولد بالے	•	•	۲
مولى بخش ولد بالے	•	•	۲
موكها قصاب	•	۶	•
سونڈا گهوسي	•	۳	•
ماڑي گهوسي	•	۴	•
نياز الله مستري	•	۴	•
امام بخش رهريا	•	۸	•
رحمت الله قصاب	•	۱۲	•
خدا بخش ولد نبي بخش	•	•	۲
كريم بخش قصاب	•	۸	•
منو قصاب	•	۴	•
موكها قصاب	•	۸	•
عبد الله بدهو	•	۳	•
نوري	•	۲	•
عظيم الله قصاب	•	۸	•
سعدي قصاب	•	۲	•
توار قصاب عمري والا	•	۸	•
عبدي قصاب	•	۴	•
گهسي مستري	•	•	۱
ايوب عليخان صاحب تهيكيدار بيم	•	•	۲

	پائي	آنه	روپيه
جناب رحيم داد خان صاحب نيمچ	•	•	۵
جناب مولوي معين الدين احمد صاحب سکرٹری دارالمعلومات ندوه - لکهنؤ	•	•	۱۵

	پائي	آنه	روپيه
بذریعه جناب محمد سعد الله صاحب کرتپور - بجنور	•	•	۱۱۰۰
جناب فیروز دک بیجاب صدیق مرزا بیگ صاحب تعلقه داراس اورنگ آباد ضلع سیتا پور	•	•	۷۰۰
بذریعه جناب ولایت حسین و فقیر محمد صاحب از جلسه بهوانی پور منعقده ۳۰ مارچ - نقد	•	۱۲	۱۳۰

اور حسب ذیل اشیا بنارسی چادر ایک - عمامه ایک - توپي ۳ عدد - قالب تانبے کا ایک - پیجامه گلبدن ایک - اچکن ساٹن ایک - چارپائي روپه ایک بٹن قمیض کا ایک - دوپٹه ایک -

	پائي	آنه	روپيه
جناب محمد حیات بخش صاحب بابو بازار	•	•	۱
جناب سردار مہر بخش صاحب سوداگر چرم دهاراوي - بمبئي	•	•	۱۲۰۰

	پائي	آنه	روپيه
بذریعه جناب چودهري نیاز علي خانصاحب سب اورسیر - مدگاهیدرو پس جهیلم	•	۷	۱۵۳

(به تفصیل ذیل)

	پائي	آنه	روپيه
ڈاکٹر فضل کریم صاحب	•	۱	۳
ڈاکٹر عبد الحمید صاحب	•	•	۲
میان الله دتا صاحب اورسیر	•	•	۱۵
میان خدا داد کلارک	•	۳	۴
منگو ڈرائیور	•	•	۱
حسن محمد فائر مین	•	•	۱
امام دین ڈرائیور	•		۵
باغ علي فائر مین	•		۲
الله دین	•	•	۱
نور خلاصي	•	۱۲	•
بہادر	•	۸	•
امام علي	•	۶	•
شادي ڈرائیور	•	•	۵
مستري فتح علي	•	•	۲
حسن دین میٹ و مزدوران	•	•	۳۰
مرزا رستم بیگ کمپونڈر	•	•	۱
محمد ملازم هسپتال	•	۸	•
میان محمد دین نقشه نویس	•	•	۲
شیخ قیام الدین ٹهیکدار	•	•	۵
مزدوران معرفت بابو سردار محمد سب اورسیر	•	•	۷۲
نذیر محمد فائر مین	•	۸	•
فیس منی آرڈر	•	۹	۱

	پائي	آنه	روپيه
جناب مولوي محمد یعقوب صاحب	•	•	۹۱
جناب رضي احمد صاحب سب انسپکٹر پولیس شاهجهانپور	•	•	۳۰
بذریعه جناب ناظر علي گوجرانواله	•	۹	۴۹
مسمات عصمت النسا مرحومه بذریعه لطافت حسین صاحب	•	•	۵
معین الدین احمد صاحب قدوائي جهان آباد	•	•	۵
ایک بزرگ جنکا نام معلوم نهین بذریعه اسٹامپ	•	۴	•
گندش پرشاد - ڈالي گنج کلکته - کاٹے قیمتي	•	•	۱۵
عبدالندیم صاحب بي اے - کوهیما - اسام	•	•	۷۵۰

	پائی	آنه	روپیه
بذریعه جناب عبد الحي خانصاحب رالیپور ٹائن	-	۱۰	۱۵
ازجناب عبدالرزاق صاحب	-	۴	۴
از جناب سید ظفر حسن صاحب جمعدار	-	۴	۴
ایضاً بذریعه کہال قربانی	-	۱۲	۲
ازچنده بندگان معرفت جناب سید صاحب	-	۴	۴
طلباے بیکر هوسٹل کلکته	-	۳	۲۲
بزرگان قصبه کوٹانه ضلع میرٹهه بذریعه قاضي			
حیدر الدین صاحب	-	-	۲۵
سردار میر متہا خانصاحب بگٹی جہت پت	-	-	۴۵
بذریعه جناب محمد عبد العزیز صاحب فتح پور –			
بهاگلپور	-	-	۷۵۰
(به تفصیل ذیل)			
جناب محمد عبد العزیز صاحب	۶	-	۱۵۴
اهلیه محمد شهاب الدین صاحب	-	-	۱۰
محمد عبد المجید صاحب	-	-	۱۰
غریب ساهو	-	-	۱۰
بیساکهي ساهو	-	۴	۱۶
شیخ عبدالرحمن	-	-	۱۰
بخشو	-	-	۱۰
والده عمر علي	-	-	۱۰
محمد حسین	-	-	۵
جگو	-	-	۲
کرامت	-	-	۵
بلا ساهو	-	-	۱
رحمان	-	-	۱
پونا ساهو	-	-	۱
اتواري ساهو	-	-	۱
حسن	-	-	۱
افضل	-	-	۱
اشرف علي	-	-	۷
عبدالکریم	-	-	۵
ابو سعید	-	-	۱
کیوري	-	۸	-
جالو	-	۸	-
متفرقات از غربا	۶	۷	۱
اهلیه حامد حسین صاحب مرحوم	-	۴	۱۱
قیمت زیورات جو شریف مسلمان بیبیوں نے بحالت ے			
نهایت متاثر هوکر دیے	-	-	۴۷۵
بذریعه جناب سید شاه محمد الیاس صاحب پریسیڈنٹ			
هلال احمر ضلع گیا	-	-	۱۴۵
(به تفصیل ذیل)			
فروخت چاول مٹهي	۶	۱۴	۳۴
شیخ لیاقت حسین صاحب مختار	-	۱۲	۲۰
اهلیه جناب موصوف	-	۵	۶
شیخ محمد ناصر	-	-	۲
میر محمد حسین	-	۸	۲
شیخ حسیني	-	۸	-
شیخ چمن پٹوه	-	-	۲
مولوي عبدالحمید منشی	-	-	۱
شیخ محمد رضا	-	۴	-
شیخ اظهر حسین درگاه	-	-	۲
شیخ اصغر حسین درگاه	-	۸	-
عبدل خانساماں	-	-	۳
شیخ اکبر حسن	-	-	۱
شیخ راحت علي مغلا کهار	-	-	۱
عبد الغني دریسر	-	-	۲
شیخ جنت جراح	-	۱	-

	پائی	آنه	روپیه
حافظ عبدالغني	-	۴	-
شیخ کریم بخش ماکهر	-	-	۱
شیخ شبراتي مرزا پور	-	۴	-
شاه رفیق	-	۲	-
جواد علي مغلاکهار	-	۴	-
واجد میاں مغلا کهار	-	۴	-
قربان میاں	-	۴	-
حافظ احمد علیخان	-	۸	-
الهي بخش	۳	-	-
بولاقي خانساماں	-	۴	-
شیخ امیر علی	-	-	۳
کرامت مرزا پور	-	۲	-
قصاب وغیره	-	۶	-
الطف حسین امام گنج	-	۸	-
مصاحب علی عرف موسی	-	-	۱
والده الهی بخش خان	-	۳	۱
امیر میاں	-	۸	-
ولایت میاں	-	۴	-
رسول بخش	-	۴	-
شیخ بندهو صاحب	-	۴	-
دمڑي میاں	-	۱	-
مولوي غلام رسول صاحب	-	۲	-
ملک عبدل	-	۴	-
منشی ظهور الحق صاحب مختار	-	-	۱
از گوبند پور معرفت فضل کریم و فرح	۳	۱	۲
عبد الرحیم عرف دهوبی	-	۱	-
شیخ مراد علی	-	۱	-
همشیره جواد علی	-	۵	-
عمهٔ جواد علی	۶	-	-
شیخ مراد	-	۱	-
ملک بولاقی گرگر	-	۲	-
راهو میاں	-	۲	-
پیر بخش خاں مدهوبن باڑه	-	-	۳
شیخ الطف حسین	-	۸	-
عبد الغنی خیاط	-	۸	-
شبراتی خیاط	-	۴	-
جعفر سردار صاحب	-	-	۴
ریاض علیخاں	-	۱	-
شیخ خدات احمد صاحب	-	-	۴
پاٹو میاں پهولڈیه	-	۸	-
محمد علی میاں	-	۲	-
ناصر علیخاں	۶	۱	-
والده بشارت خانبه	-	۸	-
جمراتی قصاب	۹	۱	-
نا معلوم	-	۸	-
از موضع پچمبا معرفت شیخ لیاقت حسین			
صاحب مختار	-	-	۵
منشی بولاقی صاحب مختار	-	۱۰	۲
وزیر الدین کنسٹبل	-	-	۱
ملک عبدالغفور کوسي	-	۲	-
اهلیه باقر مرحوم	-	-	۱
بقیه قیمت چرسه شیخ لیاقت حسین صاحب	-	۴	-
شیخ محمد حسن سردار	-	-	۲
باقرعلی رستم پور	-	-	۱
شیخ اسلم علی درح	-	۴	-
شیخ رمضان علی	-	۲	-
معرفت بوندی نان بائی	۶	۵	۱
سیدین عزیز الدین بهاري	-	-	۱
سید وحید الدین منڈي	-	-	۱